جلد ۱۹ — شمارہ ۳۷
ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly Badr Qadian
ایڈیٹر: محمد حفیظ بقا پوری
نائب ایڈیٹر: خورشید احمد انور
Regd. No. D. 61

چندہ سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

اخبار احمدیہ

قادیان ۸ ر تبوک - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق موصولہ اطلاعات مظہر ہیں کہ حضور انور ربوہ میں قریباً ایک ہفتہ قیام فرمانے کے بعد بتاریخ ۲ ر تبوک بذریعہ موٹر کار ربوہ سے ایبٹ آباد تشریف لے گئے۔ حضور انور معہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

قادیان - ۸ ر تبوک - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ ان دنوں کشمیر کے تبلیغی و تربیتی دورہ پر ہیں۔ آپ کے اہل و عیال بھی ہمراہ ہیں۔ اور بفضلہ تعالےٰ خیریت سے ہیں۔ بتاریخ ۱۲/۱۳ ر تبوک سرینگر میں احمدیہ صوبائی کانفرنس ہو رہی ہے۔ احباب اس کامیابی اور اس میں شرکت کرنے والوں کے سفر و حضر میں ہر طرح خیر و عافیت سے رہنے کی دعا فرماتے رہیں ۔

―――― (ب) ――――

۸ ر رجب ۱۳۹۰ھ ★ ۱۰ ر تبوک ۱۳۴۹ ہش ★ ۱۰ ر ستمبر ۱۹۷۰ء

قسط اول

جماعتہائے احمدیہ کشمیر میں

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کا تبلیغی و تربیتی دورہ

جماعت احمدیہ کنی پورہ کی طرف سے آپ کا والہانہ خیر مقدم

رپورٹ مرسلہ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

وہ مبارک دن جس کے لئے کشمیر کی جماعتہائے احمدیہ ایک عرصہ دراز سے نہایت بے چینی کے ساتھ انتظار کر رہی تھیں تینتیس سال کے بعد آ ہی پہنچا۔ کشمیر کے بعض احمدیوں کی دعائیں آخر در قبولیت تک پہنچ ہی گئیں۔ اس انتظار میں، کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی مبارک وجود کب اس حسین و دلکش وادی کو اپنے قدموں سے سرفرازی بخشے گا۔ خدا جانے کتنے مخلص احمدی پنجاب سے کشمیر آنے والی شاہراہ پر نگاہیں جمائے رہے اور حسرتِ دیدار دلوں میں لئے ہوئے اس جہان سے گذر گئے۔ کتنے نوجوان انتظار کے صبر آزما دن گزارتے ہوئے کہولیت کی عمر کو پہنچ گئے۔ اور کتنے بچے مقدس خاندان حضرت مسیح موعود علیہ والسلام کے کسی فرد کو دیکھنے کی تڑپ اپنے قلوب کی گہرائیوں میں دبائے ہوئے جوان ہوئے۔

اور آخر ۲۲ ر اگست ۱۹۷۰ء کا دن ان کے لئے مبارک بادی کے جانفزا مژدہ لئے ہوئے طلوع ہؤا۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان مع اپنی بیگم محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ سلمہا اس جنتِ ارضی میں وارد فرما ہوئے اور کشمیر کے احمدی احباب کے قلوب میں مسرت کے چراغ جگمگا اٹھے

۲۱ ر اگست بروز جمعۃ المبارک حضرت صاحبزادہ صاحب صبح پونے آٹھ بجے قادیان سے روانہ ہوئے۔ درویشان قادیان کی ایک بڑی تعداد آپ کو الوداع کہنے کے لئے مسجد مبارک کے پاس جمع تھے۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب امیر مقامی قادیان نے دعا کروائی۔ اور درویشوں نے محبت بھری الوداع کہی۔ اور محترم صاحبزادہ صاحب اپنی بیگم صاحبہ محترمہ صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب اور صاحبزادی امۃ العلیم صاحبہ دو موٹروں پر کشمیر کے دورہ پر روانہ ہوئے خاکسار کے علاوہ موٹروں کے دو ڈرائیور محمد یوسف صاحب اور عمر الدین صاحب بھی ہمراہ تھے۔

پروگرام کے مطابق آپ قریباً ۱۲½ بجے جموں پہنچے اور جمعہ کی نماز مسجد احمدیہ جموں میں ادا کرنے کے بعد آپ ۴½ بجے اگلے سفر پر روانہ ہوئے۔ رات ۹½ بجے بٹوت (BATOT) پہنچے اور رات وہیں قیام کیا۔ پٹھانکوٹ سے جموں تک تو ابتدائی علاقہ ہے بعض جگہ معمولی سطح مرتفع ہے لیکن جموں سے آگے سلسلہ ہائے کوہ دامن ہیں۔ بٹوت تک کا سارا سفر بفضلہ تعالےٰ خیرو عافیت سے کٹا اور خانوادہ مقدس کے یہ قابلِ صد احترام سرسبز پہاڑوں کے نشیب و فراز اور سبزہ زاروں سے لطف اندوز ہوتے رہے۔

۲۲ ر اگست کی صبح کو بٹوت سے اگلے سفر پر روانگی ہوئی۔ جوں جوں ہم سرینگر کی سڑک پر بڑھ رہے تھے۔ پہاڑوں کی بلندی اور بڑھتی جا رہی تھی۔ قریباً بارہ بجے دن ہم جواہر ٹنل (JAWAHAR TUNNEL) پہنچے۔ جواہر ٹنل ہندوستانی انجینیروں کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ یہ سرنگ قریباً سوا دو میل لمبی ہے جو ایک بلند پہاڑ کا سینہ چیر کر کروڑوں روپے کے صرفہ سے تعمیر کی گئی ہے۔ اور جس سے شاہراہ کشمیر پہ سفر کرنے والوں کو یہ فائدہ پہنچا ہے کہ قریباً ۲۰ میل کا سفر بھی کم ہو گیا ہے اور وہ بلند پہاڑ جس کی انتہائی بلندیوں پر بیس میل کا کٹھن اور دشوار ترین سفر کرنا پڑتا تھا اس سے نجات ہو گئی ہے۔

جواہر ٹنل سے چند میل آگے بڑھے تو سرینگر کی شاہراہ سے ایک سڑک چشمہ ویری ناگ کو جانے والی نظر آئی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے پسند فرمایا کہ اس تاریخی چشمہ کو دیکھا جائے اور مغل شہنشاہوں کے ذوق جمالیات کی اس مشہور یادگار

(باقی صفحہ نمبر ۲ پر)

سرینگر میں جماعت احمدیہ کی صوبائی کانفرنس

احباب جماعتہائے احمدیہ جموں کشمیر خصوصاً اور جماعتہائے احمدیہ ہندوستان عموماً یہ معلوم کر کے خوش ہونگے کہ اس سال جماعتہائے احمدیہ صوبہ کشمیر نے سالانہ کانفرنس مورخہ ۱۲ و ۱۳ ستمبر ۱۹۷۰ء کو سرینگر میں منعقد کرنا قرار پائی ہے۔ اس کانفرنس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ پہلی کانفرنس ہوگی اور اس میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ بنفس نفیس شمولیت فرمائیں گے جو اس وقت جماعتہائے احمدیہ صوبہ کشمیر کا دورہ فرما رہے ہیں۔ احباب جماعت ہائے کشمیر جموں خصوصیت سے اس کانفرنس میں شمولیت فرما کر ممنون ہوں۔ مرکز سے انشاء اللہ تعالےٰ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ بمبئی بھی اس میں شمولیت فرمائیں گے۔ باہر کی جماعتوں کے جو دوست بھی توفیق پائیں وہ اس کانفرنس میں ضرور شریک ہوں۔

خاکسار

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رام آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
۱۰ تبوک ۱۳۴۹ ہش بمطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۷۰ء

مسیحی رہبانیت ___ اور اسلام

اسلام دین فطرت ہے اس کی تعلیم ایسی پیاری اور دلکش ہے کہ کوئی حکم بھی انسانی فطرت کے خلاف نہیں بچپن سے لے کر بڑھاپے اور موت تک انسانی زندگی کے ہر دور کے لئے اس پسندیدہ دین میں ایسی تفصیلی ہدایات و تعلیمات دی گئی ہیں جو ہر مرحلہ پر انسان کے لئے پوری بشاشت قلبی یکمل دلجمعی اور کامل مشعل راہ کا کام دیتی ہیں۔ کسی مرحلہ پر کوئی ایک حکم بھی ایسا نہیں ملتا جس سے نازک انسانی طبیعت نفور ہو اور اس کی تعمیل میں کسی طرح کا تکدر اور انقباض پیدا ہو یا کسی پہلو سے انسانیت کے لئے ذلت اور رسوائی کا موجب سمجھا جا سکے۔

قرآن حکیم جو اسلامی تعلیمات کا کامل مرقع اور انسان کے لئے جامع ضابطۂ حیات ہے۔ اس کے متعلق خود اس کا بیان ہے کہ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا (سورۃ النساء آیت ۸۳) کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے اور نہیں سمجھتے کہ اگر وہ خدائے علیم و قدیر کے سوا اور کسی ہستی کی طرف سے نازل شدہ ہوتی تو اس کی تعلیمات میں ایک بڑا حصہ ایسی باتوں کا ہوتا جو انسان کی صحیح فطرت کے منافی اور مخالف ہوتیں۔

موازنہ مذاہب کے وقت اسلام کے مقابل پر بعض ایسے مذاہب کی تعلیمات بھی سامنے آئی ہیں۔ جن میں انسانی فطرت کے صحیح تقاضوں کو اس طرح ملحوظ نہیں رکھا گیا جیسے اسلام میں۔ چنانچہ شائع شدہ خبروں کے مطابق حال ہی میں جب کیرالہ کی سینکڑوں لڑکیوں کو مسیحی پادریوں کے ذریعہ یورپ میں راہبہ اور نرس بنانے کے لئے بھیجے جانے کا معاملہ اخبارات میں موضوع بحث بنا تو یہ بات منکشف ہوئی کہ اس وقت کوئی یورپین لڑکی خانقاہوں میں راہب بننے کی سخت زندگی گزارنے کو تیار نہیں۔ چنانچہ بمبئی کے لاٹ پادری کا ایک انٹرویو اسی سلسلہ میں شائع ہوا جس میں اس مسئلہ پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ اخبار پرتاپ میں شائع شدہ اس انٹرویو کی مختصر تفصیل ملاحظہ ہو:-

"کوچین ۲۹؍ اگست۔ یورپی ممالک کے راہب خانوں کے لئے کیرل کی لڑکیوں کی اس قدر مانگ کیوں ہے اس سلسلہ میں پوپ اعظم کے نامزد شدہ بمبئی کے لاٹ پادری کارڈینل گریشیس نے اس کی یہ وجہ بتلائی ہے کہ عیش و آرام کی زندگی بسر کرنے کی خواہش بڑھ جانے کی وجہ سے بہت کم لڑکیاں راہبہ اور نرسیں بننا پسند کرتی ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ان دنوں وہاں عام طور پر یورپ کے لوگ الجھن میں پڑے ہوئے ہیں حتیٰ کہ وہاں پر دھرم کے فلسفہ کے متعلق لوگوں کا یقین متزلزل ہو رہا ہے۔ کیرل کی اعلیٰ تعلیم یافتہ لڑکیوں کی اقتصادی حالت انہیں نن اور نرسیں بننے کی ترغیب دیتی ہے۔ اور وہ نہ صرف لندن میں بلکہ جرمن، اٹلی اور دیگر ممالک میں رہ کر بڑی خوش ہیں۔ کیرل کی لڑکیاں بڑی جلدی کوئی بھی یورپی زبان خاص طور پر جرمن زبان سیکھ جاتی ہیں۔ کارڈینل گریشیس نے اخباری نمائندوں کے ساتھ ایک انٹرویو میں کہا اور اس بھروسہ کا اظہار کیا کہ عنقریب ہی ہندوستانی لوگوں کا دھیان روحانی قدروں کی طرف مبذول ہو گا۔ اور زیادہ سے زیادہ لڑکے اور لڑکیاں پادری اور نن بننے کی غرض سے آگے آئیں گے۔" (پرتاپ جالندھر ۳۰؍ اگست صفحہ ۹)

مذہب کا معاملہ دل سے تعلق رکھتا ہے کسی کی غربت اور افلاس کے غیر معمولی حالات سے مذہب کی خاطر ناجائز فائدہ اٹھانا غیر پسندیدہ امر ہے۔ پادریوں کے ذریعہ یورپین ممالک میں لے جائی جا رہی کیرل لڑکیوں کو قابل اعتراض ڈھنگ سے لے جایا گیا یا نہیں؟ یہ ایک علیحدہ سوال ہے جس پر بھارتی پارلیمنٹ میں بھی بحث ہو چکی ہے اور وزیر خارجہ بیان بھی دے چکے ہیں۔ ہمیں اس وقت اس بارہ میں کچھ نہیں کہنا ہے۔ جس بات کے متعلق ہم نے خیالات کا اظہار کرنا ہے وہ یہ ہے کہ مسیحی رہبانیت کی وہ تعلیم جس سے یورپین لڑکیاں نفور ہو رہی ہیں اور ان کی ابھی کھلی لعنت ہی کا نتیجہ ہے کہ اب یورپین خانقاہوں کے لئے ہندوستانی لڑکیوں کو خاص تعداد میں راہبہ بنانے جانے کے لئے بھرتی کیا جانے لگا ہے۔

اس سے قبل یورپ میں مرد راہبوں کے اندر بڑے زور کی تحریک چل چکی ہے کہ وہ خانقاہوں کے سخت قوانین کے مطابق ساری عمر شادی کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اب طبقۂ نسواں میں اس خیال کے ابھرنے اور زور پکڑ جانے کی بات کوئی غیر متوقع نہیں ہے۔ درحقیقت یہ اُس غیر فطرتی تعلیم کا ایک لازمی نتیجہ ہے جسے صحیح انسانی فطرت قبول نہیں کرتی۔ خالق فطرت نے جب انسان کے اندر (مرد ہو یا عورت) جنسی احساسات و جذبات پیدا کئے تو کوئی سا بیرونی قانون یا عہد و میثاق اُس طبعی تقاضے کو مطلقاً دبا نہیں سکتا۔ بیشک ایک وقت تک تو کسی قوم یا طبقہ کے احساسات کو دبایا جا سکتا ہے لیکن یہی دبے ہوئے احساسات و جذبات جب ابھرتے ہیں تو پھر لاوے کی صورت بھی اختیار کر لیا کرتے ہیں۔ پھر اس کے چھینٹے پڑنے سے گرد و نواح میں جو آفت برپا ہوتی ہے اس سے کوئی ذی ہوش بے خبر نہیں رہ سکتا!! اور یہی صورت حال اس وقت یورپ میں مسیحیت کی اُس غیر فطرتی تعلیم کی ہو رہی ہے جو مخصوص طور پر رہبانیت کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔

جیسا کہ ہم ابتداء میں بیان کر چکے ہیں۔ اسلام ایک فطرتی مذہب ہے ہر شعبۂ زندگی میں انسان کی صحیح فطرت کا پورے طور پر لحاظ رکھا گیا ہے۔ آج سے چودہ سو سال پہلے جب دنیا اسلام کی تفصیلی تعلیمات سے روشناس ہوئی تو اسلام کے سامنے مسیحیت کی رہبانیت کی تعلیم بھی تھی۔ عجیب بات یہ ہے کہ رہبانیت کی وہ خامیاں جو اس وقت بھیانک شکل میں دنیا کے سامنے آ رہی ہیں ابھی دنیا کی نظروں سے قطعی اوجھل تھیں دین فطرت ہونے کے لحاظ سے اسلام نے اُسی وقت رہبانیت سے سخت اختلاف کیا اور قرآن کریم نے بڑے ہی جامع الفاظ میں اس پر بہترین روشنی ڈالی اور یہ فرمایا:-

"وَرَهْبَانِيَّةَنِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا" (الحدید آیت ۲۸)

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متبعین نے) کنوارہ رہنے کا طریق جاری کر لیا۔ جو انہوں نے از خود ہی اختیار کیا تھا ہم نے یہ حکم ان پر فرض نہیں کیا تھا۔ مگر انہوں نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ طریق اپنایا تھا مگر وہ اُس کا پورا لحاظ نہ رکھ سکے۔

اسی طرح مقدس بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف فرمایا کہ لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ" اسلام کے دین فطرت کا رہبانیت کی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں۔ یہی آج جب کہ مسیحی لوگوں کا مخصوص مذہبی طبقہ اپنے ہی مذہب کی ایک ایک تعلیم سے بغاوت کرنے لگا ہے ایک سچے مسلمان کی گردن خوشی اور فخر کے ساتھ اونچی ہے کہ اس کے مذہب میں کوئی ایسی تعلیم نہیں پائی جاتی جس سے صحیح انسانی فطرت نفور ہو کر بغاوت پر آمادہ ہو۔ اگرچہ احمدیت سے باہر آج کا مسلمان بھی عملی لحاظ سے اپنے مذہب سے نہایت درجہ بیگانہ ہو چکا ہے۔ لیکن اس بیگانگی کے باوجود جب بھی وہ خالی بالطبع ہو کر اپنے مذہب کی تعلیمات پر غور کرتا ہے تو بجائے اپنے دین اور مذہب سے نفور ہونے کے اپنے ہی کردار کو قابل ملامت جانتا ہے کہ اُس کی اپنی خارجی کمزوری اور معین قسم کی ناہلیوں کے سبب وہ دین اسلام کی اعلیٰ تعلیم سے دور ہو گیا ہے۔ ورنہ وہ تو

دیباچہ کتابے کہ صد نبتر بہ حضا ایکا!

بس یہ ایک بیّن فرق ہے اسلام اور مسیحیت کے درمیان!! اور آج ایک دنیا بچشم خود اس امر کا مشاہدہ کر رہی ہے کہ مسیحیت کی ناقص تعلیم کا ایک ایک حصہ فطرت صحیحہ کی کسوٹی پر ناقص اور کھوٹا ثابت ہو ہو کر ناقابل اعتبار ثابت ہوتا جا رہا ہے۔ اور اسلام کی جملہ تعلیمات اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ کی مصداق بن کر انسانی قلوب کی زمین میں اندر ہی اندر مضبوط جڑ پکڑتی جا رہی ہیں اور ان کی فاتحیت کا دائرہ بتدریج ساری دنیا کی آبادی پر محیط ہو رہا ہے ___ الحمد للہ رب السمٰوٰت و رب الارض۔

اعلانات نکاح (۱) مورخہ ۳۰ر ظہور (اگست) کو مکرم انوار محمد صاحب نے عزیزہ حمیدہ خاتون صاحبہ بنت مکرم امداد محمد صاحب آف مسکرا کا نکاح مکرم مظفر احمد صاحب ابن مکرم ارشاد احمد صاحب آف مرو مہ کے ہمراہ مبلغ ایک ہزار روپے حق مہر بمقام مسکرا پڑھا۔ مکرم یار محمد صاحب نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے ایڈوانس بدر بھی ارسال فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ خیرا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ ___ (ایڈیٹر)

(۲) ۲۹ر ظہور (اگست) بروز جمعہ برخوردار محمد ...... پسر مکرم قاضی محمد اسلم صاحب عباسی کا نکاح عزیزہ شاہینہ عرف رونق دختر مکرم مولوی عبد القدیر صاحب کے ہمراہ مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی حکیم الدین صاحب امام مسجد احمدیہ ضلع پورنہ کٹیہار نے پڑھا اور مورخہ ۳۰ر اگست کو رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر دو خاندانوں کیلئے موجب صد رحمت و برکت کرے اور مثمر [illegible]

ایبٹ آباد میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی مصروفیات

مختلف وفود کی آمد۔ انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں۔ اہم ارشادات

ایبٹ آباد۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ ر ظہور کی مختصر روئداد درج ذیل ہے۔

مورخہ ۱۸ ر ظہور۔ مغرب کی نماز کے بعد سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دیر تک احباب میں رونق افروز رہے۔ اس موقعہ پر حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے افریقی ممالک میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے حق میں ایک رو چلا دی ہے بعض حکومتوں اور پیرامائونٹ چیفس کی طرف سے مہیا کی جانے والی سہولتوں کے علاوہ بعض سرکردہ غیر از جماعت دوستوں نے بھی کثیر رقم جمع کر کے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ ان کے علاقے میں بھی میڈیکل سنٹرز کھولے جائیں۔

بنکوں کے تمام لین دین کے ذکر پر حضور نے انگلستان کے بنکوں کے طریق کار بالخصوص ادائیگی میں غیر معمولی سہولتوں پر اظہار پسندیدگی فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اپنی ساکھ کو قائم رکھنے کے لئے اعتماد بھی کر لیتے ہیں۔ اس طرح انہیں بعض دفعہ نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے لیکن جتنی فی صدی نقصان ہوتا ہے اس سے کہیں زیادہ نفع کما لیتے ہیں۔ آکسفورڈ میں زمانہ طالبعلمی کے بعض اور واقعات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا اگرچہ اب تو اُن کا معاشرہ روبہ زوال ہے لیکن پھر بھی اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ عمومی طور پر ان کا حسن سلوک، ہمدردانہ رویہ اور وقت کی پابندی قابلِ رشک ہے۔ فرمایا وہ عموماً اس بات کو مدنظر رکھتے ہیں کہ کسی کو فائدہ پہنچ جائے نقصان نہ پہنچے۔ مثلاً وہاں کا دھوبی صرف اتنی بات پر اکتفا نہیں کرتا کہ کپڑے دھوئے اور وقت پر لا کر دے دے بلکہ اگر بٹن ٹوٹ جائے تو بٹن لگا کر اور اگر کپڑا پھٹ جائے تو اسے رفو کرا کر لاتا ہے تاکہ بوقت ضرورت یہ چھوٹی سی کمی بھی کسی کے لئے دقت اور پریشانی کا باعث نہ بنے۔

مورخہ ۱۹ ر ظہور۔ نماز مغرب کے بعد جب حضور احباب میں تشریف فرما ہوئے تو ایک دوست کے عرض کرنے پر کہ الزام تراشی موجودہ ملکی سیاست کا جزو بن گئی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے فرمایا۔ جمہوریت پسند ملکوں میں ایک دوسرے پر گند اچھالنا تو وہاں کسی کے وہم میں نہیں آ سکتا۔ فرمایا انتخابی مہم میں زیادہ تر پارٹی اور اس کے پروگرام کو زیر بحث لانا چاہیئے ہمارے عوام بڑے اچھے ہیں۔ عقل و خرد رکھتے ہیں لیکن تعلیم سے محروم ہونے کی وجہ سے ان کی صلاحیتیں اب تک کما حقہ اجاگر نہیں ہو سکیں۔ فرمایا یہ میرا ذاتی مشاہدہ ہے اگر ہمارے ووٹر کسی بھی جمہوری ملک کے ووٹروں سے عقل و فہم میں کم نہیں ہیں۔ لیکن چونکہ اکثریت ان پڑھ ہے اس لئے صحیح رہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے اکثر لوگ جذبات کی رو میں بہہ جاتے ہیں۔ سیاست دانوں کا فرض ہے کہ وہ عوام کے جذبات سے کھیلنے کی بجائے ان کی صحیح رہنمائی کریں تاکہ وہ ملک و ملت کی کے لئے مفید وجود بنیں۔

مورخہ ۲۰ ر ظہور کو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مع بیگم صاحبہ و صاحبزادگان چند دن تک قیام کرنے کے لئے تشریف لائے۔ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں اور مکرم مولوی عبدالشکور صاحب سابق مبلغ بیرالیون حضور کے ارشاد پر آج صبح ہی یہاں پہنچے تھے۔ حضور نے ازراہ شفقت انہیں ملاقات کا شرف بخشا۔ نماز ظہر کے بعد حضور قریباً نصف گھنٹہ تک احباب میں تشریف فرما رہے اور فرمایا یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بحیثیت امتی نبی آپ کے صاحب وحی و الہام ہونے سے بھی انکار کرتے ہیں مگر یہ اس بات کو نہیں . . . . سوچتے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ دعویٰ نہیں ہوتا تو مولوی آپ پر کفر کا فتویٰ کیوں لگاتے انہوں نے تو آپ کے اسی دعویٰ کو وجہ کفر بنا کر . . . . کے خلاف فتویٰ دیا تھا۔ اور پھر واقعات نے بھی یہ ثابت کر دیا ہے کہ آپ اپنے اس دعویٰ میں سچے تھے۔ آپ نے جو پیشگوئیاں کی تھیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بشارت دی ہے کہ وہ آپ کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچائے گا۔ چنانچہ آپ کی یہ آواز برصغیر پاک و ہند سے نکل کر ہزاروں میل دور افریقہ تک بھی جا پہنچی۔ آپ کے خدام کی تبلیغ سے ہزاروں لاکھوں افراد حلقہ بگوشِ اسلام ہو چکے ہیں دنیا کے ہر ملک میں اسلام کے یہ شیریں ثمرات آپ کے دعویٰ کی صداقت کا زندہ ثبوت ہیں۔

محترم یوسف یاسن صاحب آف غانا (متعلم جامعہ احمدیہ) اور محترم عبدالوحید صاحب دارالسلام (مشرقی افریقہ) (متعلم ٹی۔ آئی کالج ربوہ) بھی نماز میں موجود تھے۔ نماز کے بعد حضور ان سے بھی وہاں ان کی زبان اور ملکی حالات پر گفتگو فرماتے رہے اور پھر انہیں شرف مصافحہ بخشا۔

ضمناً یہ عاجز اس بات کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ہمارے افریقن دوست جب کبھی حضور کی ملاقات کے لئے آتے ہیں۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ ان کے حق میں مجسم پیار بن جاتے ہیں۔ ایک مہینے سے زائد عرصہ ہونے کو ہے کہ غانا مغربی افریقہ سے آئے اور جامعہ احمدیہ میں تعلیم پانے والے تین طلبہ (عمر بن صالح، ابراہیم بن یعقوب اور احمد بسماعیل سعید) جو ایبٹ آباد میں موسمی تعطیلات گذارنے کے لئے آئے تھے حضور نے ازراہِ شفقت انہیں اپنے پاس ٹھہرایا ہوا ہے۔ ایک دن ظہر کی نماز کے وقت باہر سے تشریف لانے والے ایک دوست نے فرمایا آپ نے میرے بچوں کو دیکھا ہے؟ وہ ہکا بکا ہو کر ادھر اُدھر دیکھنے لگے۔ فرمایا یہ دیکھیں آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان افریقن بچوں سے پیارے آقا (اطال اللہ بقاءہ) کی اس انتہائی شفقت اور غیر معمولی پیار کے اظہار پر تمام حاضرین متاثر ہوئے۔ انہیں چونکہ پاکستان میں آئے ہوئے ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے۔ چنانچہ ایک اور موقعہ پر حضور نے فرمایا۔ چونکہ انہیں پاکستان آئے ہوئے قریباً چھ ماہ ہوئے ہیں۔ اس لحاظ سے گویا یہاں یہ چھ ماہ کے بچے ہیں۔ اتنی چھوٹی عمر کے بچے ماں اپنی گود میں رکھتی اور اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتی اسی لئے میں نے بھی ان بچوں کو اپنی نظروں کے سامنے رکھا ہوا ہے تاکہ ان کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ حضور ازراہِ شفقت ان کی ضرورتوں کا خیال رکھتے ہیں۔ کوئی تقریب ہو تو حضور انہیں بھی اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک تو واپس ربوہ جا چکے ہیں اور باقی دو ابھی تک یہیں مقیم ہیں۔

اس روز پچھلے پہر مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب قائم مقام امیر جماعت احمدیہ سرگودھا تشریف لائے۔ محترم میاں عبدالسمیع خاں صاحب نون، شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ اور قریشی محمود الحسن صاحب بھی ان کے ہمراہ تھے۔ حضور نے ازراہِ شفقت انہیں ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ نماز مغرب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب میں تشریف فرما رہے اور سرگودھا سے آنے والے دوستوں سے وہاں کے تبلیغی اور تربیتی امور دریافت فرماتے رہے۔ حضور نے اس موقعہ پر احباب کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوش تربیت میں پروان چڑھنے والے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی زندگیوں کو مشعل راہ بنائیں کیونکہ انہوں نے اپنے خون سے اسلام کے درخت کی آبیاری کی اور وہ دین کی سربلندی کے لئے آخری دم تک سینہ سپر رہے۔ فرمایا۔ ان صحابہ کرام کی تعداد دس پندرہ ہزار سے زائد نہ تھی مگر وہ اسلامی فوجوں کی روح اور جان تھے۔ انہوں نے اپنی ٹوٹی پھوٹی تلواروں کے ساتھ تعداد میں اپنے سے چار چار پانچ پانچ گنا زیادہ اور مسلح دشمن کو ناکوں چنے چبوا دیئے اور بہت تھوڑے عرصہ میں دنیا کی کایا پلٹ کر رکھ دی اس عظیم انقلاب کے پیچھے ان کی خشیت، ایمان، جرأت اور دلیری، قربانی اور ایثار کی روح کام کر رہی تھی۔ ایمان میں اخلاص، قربانی کی اسی روح اور فدائیت کے اسی جذبے کی آج بھی اسلام کو ضرورت ہے اس کے بغیر نہ دلائل ہمارے کام آ سکتے ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ کی تائید ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

فرمایا۔ اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں ہمارے لئے یہ ازبس ضروری ہے کہ ہم صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قرآن کریم کی اشاعت اور اسلام کی تبلیغ کے میدان میں پورے اعتماد اور کامل یقین کے ساتھ آگے بڑھتے جائیں۔ فرمایا جب اللہ تعالیٰ کی تائید ہمارے شامل حال ہے، اس کے فضل بارش کی طرح ہم پر نازل ہو رہے ہیں۔ سے سر دسامانی کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہماری حقیر کوششوں کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے ہمیں بے شمار ترقیات عطا کر رہا ہے تو دنیا کی یہ مخالفتیں ہمارا کیا بگاڑ سکتی ہیں۔ یہ کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ آپ نے فرمایا اصل پیار تو اللہ تعالیٰ کا پیار ہے۔ حقیقی عزت تو اللہ تعالیٰ سے ملتی ہے اور یہی وہی عزت کا سرچشمہ اور منبع ہے اسلئے ہمیں مخالفین کی باتوں پر کبھی غصہ نہیں آنا چاہیے۔ نفرت اور حقارت کی بجائے اُن سے ہمدردی اور حسن سلوک کرنا چاہیے کیونکہ ان کی آسنی سلسلہ مخالفتیں اور کفر کے فتوے ہماری ترقی میں روک نہیں بن سکتے۔ اور اب بھی ان کی مخالفتوں اور تکفیر بازی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ حضور نے فرمایا ہم تبلیغ اس لئے نہیں کرتے کہ جماعت احمدیہ مضبوط ہو اور اسلام کو کامل غلبہ نصیب ہو بلکہ ہماری تبلیغ کا یہ مقصد ہے کہ دنیا غضب الٰہی سے بچ جائے اسلام کے نور سے منور ہو اور اللہ تعالیٰ کی بشارتوں اور وعدوں کے مطابق الٰہی فضلوں اور رحمتوں سے حصہ پائے۔

اپنے آپ پر احسان

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سالانہ ۱۹۳۶ء کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"دوستوں کو چاہیے کہ حتی الوسع قربانی کر کے بھی اخبار خریدیں یہ اُن کا اخبار والوں پر احسان نہ ہوگا بلکہ اپنے آپ پر احسان ہوگا۔"

(الفضل ۵ر جنوری ۱۹۳۷ء)

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس بیش قیمت ارشاد کی روشنی میں اس امر کا جائزہ لیں کہ احباب جماعت کا فرض ہے کہ زیادہ اخبار بدر کے خریدار بنیں؟ اگر نہیں تو کیا وہ آئندہ کیلئے قومی اخبار سے بہرہ ور ہونا پسند کریں گے؟　(منیجر بدر)

انکار کے بعد اقرار دعوائے نبوّت کی حقیقت و نوعیّت

اہل پیغام لاہور کے سب سے بڑے وسوسہ کا جواب

حقیقی و مجازی نبی

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان

اہل پیغام کے مناظرین اور دیگر اہل قلم نے یہ لکھا ہے کہ قادیانی جماعت کے کل دلائل دعوائے نبوت کے مقابلہ میں انکی ایک ہی دلیل کافی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۱ء کے بعد بھی حقیقۃ الوحی میں تحریر فرمایا ہے:-

سمیت نبیا من اللہ
علی طریق المجاز لا علی
وجہ الحقیقۃ

یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرا نام نبی رکھا گیا مجازی طور پر نہ کہ حقیقی طور پر۔ (قول البریہ ۱۴۷)

انہی سے وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ حضور ۱۹۰۱ء کے بعد بھی اپنے آپ کو مجازی نبی ہی قرار دیتے رہے۔ حقیقی نبی کبھی قرار نہیں دیا۔ نیز مولوی عمر دین صاحب شملوی اسے ہمارے کل دلائل کے خلاف ایک زبردست حربہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"آپ نے جس قدر حوالجات جن کی نبی کا نام پیش کئے ہیں ان سب کا ایک ہی جواب ہے کہ یہ نبی یا رسول کا نام بطور اعزاز ہے مجاز ہے۔"

(مباحثہ راولپنڈی صفحہ ۱۶۹)

حقیقی نبی و مجازی نبی کا مفہوم سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے حقیقت و مجاز کا مفہوم اور اس کی اقسام معلوم کی جائیں۔

نور الانوار میں حقیقت و مجاز کی تعریف و اقسام حسب ذیل لکھی ہیں۔

اما الحقیقۃ فاسم لکل
لفظ اُرید بہ ما وضع
لہ ...... والمراد
بالوضع تعیینہ للمعنی
بحیث یدل علیہ من
غیر قرینۃ فان کان
ذالک التعیین من
جھۃ واضع اللغۃ فوضع
لغوی موضوع شرعی من قوم
مخصوص فوضع عرفی
خاص وان کان من قوم
غیر معین فوضع عرفی
عام، والمعتبر فی الحقیقۃ
ھو الوضع لشیء من
اوضاع المذکورۃ وفی
المجاز جمیع منہ

(نور الانوار شرح المنار)

یعنی حقیقت اس لفظ کو کہا جاتا ہے جس سے مراد وہی معنی لئے جائیں جس کیلئے وہ مقرر کیا گیا ہے...... اور وضع یعنی مقرر کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس لفظ سے کسی قرینہ کے بغیر وہ معنی مراد لئے جائیں اگر یہ تعیین و وضع

(۱) لغت کی طرف سے کی گئی ہو تو یہ وضع لغوی کہلائیگی اور یہ لغوی معنی ہونگے۔

(۲) اور اگر یہ تعیین شریعت نے کی ہو تو یہ وضع و معنی شرعی کہلائیں گے۔

(۳) اور اگر یہ تعیین و معنی کسی خاص گروہ نے مقرر کئے ہوں تو یہ معنی وضع خاص عرفی کہلائیں گے۔

(۴) اور اگر عوام الناس نے یہ معنی مراد لئے ہوں تو یہ معنی عرفی عام کہلائیں گے۔

پس حقیقت کی تعریف میں یہ چار قسمیں شامل ہیں۔ اس لحاظ سے حقیقت کی چار اقسام ہیں (۱) لغوی حقیقت (۲) شرعی حقیقت (۳) عرفی خاص حقیقت (۴) عرفی عام حقیقت انکے مقابلہ میں مجاز بھی چار قسم کا ہے (۱) لغوی مجاز (۲) شرعی مجاز (۳) عرفی خاص مجاز (۴) عرفی عام مجاز۔

اس سے ظاہر ہے کہ ہر حقیقت کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا لیکن ایک حقیقت کا مجاز دوسری حقیقت کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے مثالوں سے یہ بات آسانی سے سمجھ آ سکتی ہے لفظ کلمہ کو لے لیں اسلام میں کلمہ ایک فقرہ کو بھی کہتے ہیں مگر علم نحو والے کلمہ مفرد لفظ کو کہتے ہیں۔ اب اگر کوئی نحوی کلمہ کے لفظ نحو والے معنی مراد لیگا تو اسکے حقیقی معنی ہونگے اور اگر جملہ کے معنی لیگا تو اس کے مجازی معنی ہونگے اور اگر کوئی قرآن و حدیث کے الفاظ سے معنی مراد لیگا تو یہ حقیقی معنی ہونگے اور نحویوں کے نزدیک یہ معنی مجازی ہونگے۔

اس سے ظاہر ہے کہ ایک ہی لفظ ایک معنی کے لحاظ سے حقیقت ہوتا ہے اور وہی لفظ ایک ہی معنی کے لحاظ سے مجاز کہلاتا ہے گویا ایک ہی لفظ دو مختلف معنوں کے لحاظ سے حقیقی بھی ہو سکتا ہے اور مجازی بھی۔

یہی حال مسیح ابن مریمؑ نام کا ہے یہ اسرائیلی مسیح ابن مریم کے لئے تو حقیقی نام ہے مگر امت محمدیہ کے مسیح موعود کے لئے اس کا استعمال مجازی ہے گویا اس امت کا مسیح موعود مجازی طور پر اسرائیلی مسیح ابن مریم ہے اسی کا موعود مسیح ابن مریم ہونے کی وجہ سے حقیقی مسیح ابن مریم ہے چنانچہ حضور فرماتے ہیں کہ

"امام محمد اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ نے اس بارہ میں اشارہ تک نہیں کیا کہ یہ مسیح آنے والا درحقیقت مسیح ہی ہے وہی پہلا مسیح ہوگا بلکہ انہوں نے دو حدیثیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایسی لکھی ہیں جنہوں نے فیصلہ کر دیا ہے کہ مسیح اول اور ہے اور مسیح ثانی اور، کیونکہ ایک حدیث کا مضمون یہ ہے کہ ابن مریم تم میں اُترے گا اور پھر بیان کے طور پر کھول دیا ہے کہ وہ ایک تمہارا امام ہوگا جو تم ہی میں سے ہوگا ...... بالبعد کے لفظوں میں بطور

تحقیقاتی عدالت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا بیان

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں

از مکرم سید غلام مصطفیٰ صاحب "آشیانہ" مظفرپور (بہار)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے مسلک میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں کی تھی۔

اس موضوع پر مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل کا ایک مدلل مضمون بدر مورخہ ۱۳ اگست میں شائع ہوا ہے۔ اسی سلسلہ میں میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں چند باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

ڈاکٹر عبدالحکیم خاں مرتد پٹیالوی نے اپنا یہ عقیدہ بنا لیا تھا کہ "نجات اخروی حاصل کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں بلکہ ہر ایک جو خدا کو وحدہٗ لاشریک جانتا ہے (گو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مکذب ہے) وہ نجات پائے گا"۔ (حقیقۃ الوحی) اور اپنے اسی عقیدہ کی تائید میں وہ قرآن شریف کی چند آیتیں بھی پیش کرتا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے اس کا مبسوط جواب اپنی معرکۃ الآراء کتاب "حقیقۃ الوحی" میں دیا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن حکیم کی متعدد آیات کو پیش کر کے فرمایا کہ "جب اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت سے نجات کو وابستہ کر دیا ہے تو پھر بے ایمانی ہے کہ ان آیات قطعیۃ الدلالت سے انحراف کر کے متشابہات کی طرف دوڑیں متشابہات کی طرف وہی لوگ دوڑتے ہیں جنکے دل نفاق کی مرض سے بیمار ہوتے ہیں"۔ (حقیقۃ الوحی صـ۱۳۳ پہلا ایڈیشن)

پھر عقلی طور پر عبدالحکیم خاں مرتد کے عقیدہ فاسدہ کی تردید کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کیونکر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ ایسے عقیدہ کی رو سے انبیاء علیہم السلام کا مکذب اور دشمن ہو کر بھی خدا کو ایک جاننے سے نجات پا سکتا ہے تو پھر اس صورت میں گویا انبیاء صرف عبث طور پر بھیجے گئے۔ ورنہ ان کے بغیر بھی کام چل سکتا تھا اور انکے وجود کی کوئی بڑی بھاری ضرورت نہ تھی۔ (الیضاً صـ۱۰۱ و ۱۰۲)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دعویٰ مسیحیت پر ایمان لانے کو ضروری قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشگوئی موجود ہے"۔ (الیضاً صـ۱۶۳)

نیز کہ "پس جس شخص پر میرے مسیح موعود ہونے کے بارہ میں خدا کے نزدیک اتمام حجت ہو چکا ہے۔ اور میرے دعویٰ پر وہ اطلاع پا چکا ہے وہ قابل مواخذہ ہوگا کیونکہ خدا کے فرستادوں سے دانستہ منہ پھیرنا ایسا امر نہیں ہے کہ اس پر گرفت نہ ہو۔ اس گناہ کا داد خواہ میں نہیں ہوں بلکہ ایک ہی ہے جس کی تائید کے لئے بھیجا گیا یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ میرا نہیں بلکہ اس کا نافرمان ہے جس نے میرے آنے کی پیشگوئی کی"۔ (صـ۱۷۸)

من فرّ منّی فرّ من ربّ الوریٰ
اِنّی انا النجم السلیم الاقوام

جو شخص مجھ سے بھاگا وہ خدا سے بھاگا
میں سلامتی کی سیدھی راہ ہوں

ما جئتکم فی غیر وقت عابثًا
قد جئتکم والوقت لیل عظیم

میں تمہارے پاس بے ذلت اور عبث نہیں آیا
میں اسوقت آیا جبکہ زمانہ رات کی طرح تھا

(الیضاً صـ۳۴۸)

پھر طاعون کے متعلق پیشگوئی فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام قوموں کو للکارا کہ وہ بھی کسی شہر کی نسبت مثلاً کلکتہ۔ بنارس۔ امرتسر وغیرہ کی نسبت دعویٰ اور پیشگوئی کا اعلان کریں کہ وہ قادیان کی طرح طاعون جارف سے محفوظ رہے گا اسی سلسلہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میاں شمس الدین انجمن حمایت اسلام لاہور والے کو مخاطب فرما کر تحریر فرمایا کہ "اسی طرح میاں شمس الدین اور ان کی انجمن حمایت اسلام لاہور کے ممبروں کو چاہیئے کہ لاہور کی نسبت پیشگوئی کریں .... بالآخر میاں شمس الدین کو یاد رہے کہ آپ نے جو اپنے اشتہار میں آیت امن یجیب المضطر لکھی ہے اور اس سے قبولیت دعا کی امید کی ہے یہ امید صحیح نہیں ہے کیونکہ کلام الٰہی میں لفظ مضطر سے وہ ضرر یافتہ مراد ہیں جو محض ابتلاء کے طور پر ضرر یافتہ ہوں نہ سزا کے طور پر ..... ورنہ لازم آتا ہے کہ قوم نوح اور قوم لوط اور قوم فرعون وغیرہ کی دعائیں اس اضطرار کے وقت بھی قبول کی جاتیں۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ اور خدا کے ہاتھ نے ان قوموں کو ہلاک کر دیا۔ اگر میاں شمس الدین کہیں کہ پھر ان کے مناسب حال کونسی آیت ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ آیت مناسب حال ہے ما دعاء الکافرین الا فی ضلال (دافع البلاء صـ۱۰ و ۱۱ پہلا ایڈیشن)

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

(درثمین)

خلاصہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دلائل قاطعہ اور حجج بالغہ سے ثابت فرمایا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام دونوں پر ایمان لانا ضروری ہے اور جو لوگ دانستہ طور پر انکار کرنے والے اور منہ پھیرنے والے ہیں وہ مستوجب سزا فی الدنیا والآخرۃ ہیں لیکن باوجود ان تمام براہین ساطعہ کے عبدالحکیم خاں مرتد اہل توحید کی تکفیر کا قائل نہ ہوا۔ اور اہل پیغام اہل قبلہ کی تکفیر کے قائل نہیں۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں پٹیالوی پہلی قسم کے کفر کو جائز سمجھتا تھا اور پیغامی دوسری قسم کے کفر کو جائز بتاتے ہیں۔ روح دونوں کی ایک ہی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں"۔ (الیضاً صـ۱۷۹)

جہاں تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عدالتی بیان کا تعلق ہے حضرت صاحب رضی اللہ عنہ نے بعینہٖ وہی بات بیان فرمائی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کفر اور ایمان کے سلسلہ میں تحریر فرمایا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کفر اور ایمان کے سلسلہ میں تحریر فرمایا ہے: ....

.... "کفر دو قسم پر ہے (اول) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا (دوم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جسکے ماننے اور سچا جاننے کے بارہ میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے ......

.... اور غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں .... اس میں شک نہیں کہ جس پر خدا تعالےٰ کے نزدیک اول قسم کفر یا دوسری قسم کفر کی نسبت اتمام حجت ہو چکا ہے وہ قیامت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا"۔ (الیضاً صـ۱۷۹ و ۱۸۰) لہذا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے جو سوال ذکر الٰہی کی عبادت کی بنا پر کیا گیا تھا اور اس کا جو جواب آپ نے عدالت میں دیا تھا وہ ان دو قسم کے کفروں کو مدنظر رکھ کر دیا تھا۔ گو دونوں کفروں کا مآل ایک ہی ہے۔ پھر بھی چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو دو قسم کے کفر قرار دیا ہے اسلئے ضروری ہے کہ جب کفر اور ایمان کا سوال ہوگا تو ان دو قسموں کو مدنظر رکھ کر ہی جواب دیا جائے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان بالکل واضح اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرمودہ کفر و ایمان کی تعریف کے عین مطابق ہے۔ چنانچہ حضور رضی اللہ عنہ نے اپنے عدالتی بیان میں واضح فرما دیا ہے کہ "یہاں پر لفظ مومن سے صرف مرزا غلام احمد صاحب پر ایمان لانے کے مفہوم کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے نہ کہ اسلام کے بنیادی عقیدوں پر ایمان لانے کے مفہوم میں"۔ جس سے ظاہر ہے کہ حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے دوسری قسم کے کفر کے متعلق اپنے خیال کا وہاں اظہار فرمایا ہے اور یہ واضح فرما دیا ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکر کو کافر سمجھتے ہیں۔ کیا ڈرا در خوف کے یہی معنی ہوتے ہیں۔ حضرت صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر تو یہ الزام ایسا ہی ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ڈر کر جھوٹ بول دیا۔ کہا کہ بل فعلہ کبیرھم ھٰذا (الخ) ایسی عامیانہ حجت سے نہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جھوٹ ثابت ہوتا ہے نہ حضرت صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خوف اور مسلک میں تبدیلی کا ادعا۔ آپ نے پہلی قسم کے کفر کے متعلق فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود پر ایمان لانا جزو ایمان نہیں ہے۔ اگر باوجود اس صداقت کے ہر موقعہ پر بات کی نقل [illegible] نہ ممکن ہے [illegible] ری [illegible] تحریر موقعہ [illegible] داخل اس۔

وجہ ہے کہ موقع اور محل اور حسب موقع سوال و جواب کے پیش نظر کبھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے تفصیلی بیان نہیں فرمائی تو اس سے آپ کے مسلک میں تبدیلی ثابت ہو سکتی ہے یا آپ پر خوف کا الزام عائد ہو سکتا ہے۔ پھر نعوذ باللہ قرآن حکیم پر بھی سوال ہو سکتا ہے کہ ان آیات میں مثلاً ان الذین امنوا والذین ھادوا والنصٰرٰی الخ بلیٰ من اسلم وجھہ للّٰہ وھو محسن الخ تعالوا الیٰ کلمۃ سواء بیننا و بینکم الخ ایمان بالرسل، ایمان بالکتب، ایمان بالملائکۃ وغیرہ کی تشریح کیوں نہیں کی گئی اور کیا ان آیات میں ان کو حذف کر کے خدا نے شرائط ایمان میں تبدیلی نہ کر دی۔ اور کیا ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً نے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک کو منسوخ فرما دیا ہے۔

پھر نعوذ باللہ یہ اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی وارد ہوگا کہ باوجود اس کے کہ آپ نے ڈاکٹر عبدالحکیم خاں مرتد پٹیالوی کے مذکورہ بالا موقف کی پر زور تردید فرمائی ہے آپ یہ کیوں فرماتے ہیں کہ "تم خدا پر پورے اخلاص سے ایمان لاؤ اس سے وہ تمہیں نجات دے گا۔" (ایضاً صفحہ ۱۷۷)

کیا حضور کے ان کلمات سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنے مسلک میں نعوذ باللہ تبدیلی فرما لی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے بغیر بھی نجات مل سکتی ہے۔ جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میرا بھی یہ دستور ہے کہ جب کوئی آریہ یا برہمو یا عیسائی یا یہودی یا سکھ یا اور منکر اسلام کج بحثی کرتا ہے اور کسی طرح باز نہیں آتا تو یہ کہہ دیا کرتا ہوں کہ تمہاری اس بحث سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ تم خدا پر پورے اخلاص سے ایمان لاؤ اس سے وہ تمہیں نجات دیگا۔ مگر اس فقرہ سے میرا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ بغیر متابعت نبی کریم کے نجات مل سکتی ہے بلکہ میرا یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو شخص پورے صدق سے خدا پر ایمان لانے گا خدا اس کو توفیق بخشے گا اور اپنے رسول پر ایمان لانے کے لئے اس پر سینہ کھول دے گا (حوالہ ایضاً)

ظاہر ہے کہ یہ تفصیل تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذہن مبارک میں ہی ہوتی تھی لفظاً حضور نے ارشاد فرمایا یہ وہ تو یہی تھا کہ

"تم خدا پر پورے اخلاص سے ایمان لاؤ۔ اس سے وہ تمہیں نجات دے گا۔"

اب اگر کوئی منافق طبع اس بات پر اصرار کرے کہ حضور کے اس ارشاد سے حضور کے مسلک میں تبدیلی ثابت ہوتی ہے کہ یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری نہیں ہے۔ اور آپ کے کسی تحریر میں فرمودہ اس ارشاد کو بطور حجت پیش کرے تو ایسے شخص کے جواب میں ہم سوائے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے اور کیا کہہ سکتے ہیں؟

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد سے کہ یہ جزو ایمان نہیں ہے۔ یہ نتیجہ نکالنا کہ نعوذ باللہ حضور نے اپنے مسلک میں تبدیلی کر لی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کو ضروری نہ قرار دیا تھا۔ ایک ناپاک جھوٹ اور افتراء ہوگا۔

چونکہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے صرف ایک کلمہ کو مدار ایمان قرار دیا گیا ہے یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اسلئے ایک طور سے اجمالاً یہ صحیح ہے کہ حضرت مسیح موعود پر ایمان لانا جزو ایمان نہیں ہے مگر جس طرح عبدالحکیم خاں مرتد پٹیالوی کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے کہ قرآنی اصطلاح میں اللہ کے مفہوم میں یہ داخل ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجا لہٰذا یہ ضروری ہے کہ جو شخص اللہ پر ایمان لاوے تبھی اس کا ایمان معتبر اور صحیح سمجھا جائیگا جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاوے۔" (ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۲)

اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مفہوم میں یہ بات داخل ہے کہ وہ محمد رسول اللہ جنہوں نے مسیح موعود کے بارے میں پیشگوئی کی اور ان کو اسلام کا پیغام بھیجا۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاوے تبھی اس کا ایمان معتبر اور صحیح ہو سکتا ہے جبکہ مسیح موعود پر ایمان لاوے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اس کا نافرمان ہے جس نے میرے آنے کی پیشگوئی کی" پس اجمالاً تو یہ بات صحیح ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانا جزو ایمان نہیں اور صرف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے سے انسان اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ مگر تفصیلاً یہ بات بھی صحیح ہے کہ مسیح موعود پر ایمان لانا ضروری ہے اس کے بغیر نجات نہیں۔ اسلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد سے کہ مسیح موعود کو ماننا جزو ایمان نہیں ہے ہرگز یہ بات کو مستلزم نہیں کہ آپ نے کسی طرح کی تبدیلی اپنے مسلک میں کی تھی۔ صرف اجمال اور تفصیل کا فرق ہے۔ ہم لوگوں کو تو حضور کے اس ارشاد سے کوئی تردد نہیں۔ البتہ جن کے دل میں نفاق کا کیڑا ہے وہ محکمات اور تفصیلات کو چھوڑ کر اجمالات اور متشابہات کے پیچھے دوڑا کرتے ہیں۔ خلافت حقہ کے وابستگان کا مسلک ہمیشہ سے وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعین فرمایا ہے اور جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود قائم تھے۔ اور جماعت کو قائم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں نازل ہوں اس پاک وجود پر کہ جس کے احسان انتہا ہیں اور ہم تمام وابستگان خلافت اور افراد جماعت پر ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلی اللہ مقامہٗ

والحمد للہ رب العالمین۔

پروگرام دورہ صوبہ جموں و کشمیر مولوی رفیق احمد صاحب مالاباری انسپکٹر بیت المال

جملہ عہدیداران جماعت احمدیہ جموں و کشمیر کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی رفیق احمد صاحب فاضل مالاباری انسپکٹر بیت المال ماہ تبوک (ستمبر) و اخاء (اکتوبر) ۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰ء میں مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق صوبہ جموں و کشمیر کی جماعتوں کا مالی دورہ فرما رہے ہیں۔ جملہ احباب خصوصاً عہدیداران و مبلغین کرام سے امید ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف سے کما حقہٗ تعاون فرما دیں گے۔ انسپکٹر صاحب موصوف حسابات کی پڑتال کے علاوہ وصولی چندہ جات لازمی و دوریش فنڈ کے ساتھ ساتھ سال آئندہ کا بجٹ بھی تیار کریں گے انہیں جماعتوں میں جمع شدہ رقوم کی وصولی کی اجازت ہے۔

امید ہے بقایا دار احباب اپنے چندہ جات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما دیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

ناظر بیت المال آمد

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	کیفیت
قادیان	-	-	۱۵-۹-۷۰	
جموں	۱۵-۹-۷۰	۱	۱۶-۹-۷۰	
چارکوٹ کالابن	۱۷-۹-۷۰	۲	۱۹-۹-۷۰	
پیڈ تھانوں	۲۰-۹-۷۰	۱	۲۱-۹-۷۰	
پونچھ	۲۲-۹-۷۰	۱	۲۳-۹-۷۰	
شبنڈرہ	۲۳-۹-۷۰	½	۲۴-۹-۷۰	
سلواہ۔ گورسائی بھٹہ بات	۲۴-۹-۷۰	۲	۲۶-۹-۷۰	
نیر بھٹون	۲۷-۹-۷۰	½	۲۸-۹-۷۰	
بھدرواہ	۲۸-۹-۷۰	۲	۳۰-۹-۷۰	
سرینگر	۳۰-۹-۷۰	۲	۲-۱۰-۷۰	
شورت	۲-۹-۷۰	۱	۳-۱۰-۷۰	
کنجی پورہ	۳-۱۰-۷۰	۲	۵-۱۰-۷۰	
ادکناہم	۵-۱۰-۷۰	½	۵-۱۰-۷۰	
یاڑی پورہ	۶-۱۰-۷۰	۱	۷-۱۰-۷۰	
بیک مرچھ وغیرہ	۷-۱۰-۷۰	۲	۹-۱۰-۷۰	
ماندوجن	۹-۱۰-۷۰	۱	۱۰-۱۰-۷۰	
رشی نگر	۱۰-۱۰-۷۰	۳	۱۳-۱۰-۷۰	
آسنور	۱۳-۱۰-۷۰	۳	۱۶-۱۰-۷۰	
شوپیاں مانلو وغیرہ	۱۶-۱۰-۷۰	۲	۱۸-۱۰-۷۰	
پچھوٹہ	۱۹-۱۰-۷۰	۱	۲۰-۱۰-۷۰	
سندبراڑی	۲۰-۱۰-۷۰	۱	۲۱-۱۰-۷۰	
ہاری پاری گام	۲۱-۱۰-۷۰	۱	۲۲-۱۰-۷۰	
سرینگر	۲۲-۱۰-۷۰	۱	۲۳-۱۰-۷۰	
وننہ گام	۲۳-۱۰-۷۰	۱	۲۴-۱۰-۷۰	
نزک پورہ	۲۴-۱۰-۷۰	۱	۲۵-۱۰-۷۰	
سرینگر	۲۵-۱۰-۷۰	۲	۲۷-۱۰-۷۰	
جموں	۲۶-۱۰-۷۰	۱	۲۸-۱۰-۷۰	
قادیان	۲۸-۱۰-۷۰	-	-	

ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی خاص توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن جن جماعتوں میں قاضی موجود ہیں وہ ان کے ناموں سے مطلع کریں۔ اور جن جن جماعتوں میں کوئی قاضی ابھی تک نہ مقرر کیا گیا ہو وہ قاضی مقرر کرے جو شرعی مسائل سے واقف ہو اور فیصلہ کرنے کا ملکہ رکھتا ہو انتخاب کرا کر جلد از جلد نظارت ہذا کو اُن کے نام اور پتہ سے اطلاع دیں تا اس کی منظوری دی جائے۔ امید ہے کہ جملہ جماعتیں جلد از جلد اس انتخاب کو مکمل کر کے اطلاع دیں گی۔

ناظر اعلیٰ قادیان

ترسیل زر کیلئے منیجر بدر کو لکھیں

وادیٔ کشمیر میں مختلف مقامات پر تبلیغی و تربیتی جلسوں کا انعقاد

(۲)

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے بصیرت افروز خطابات

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی شمس الاسلام صاحب غوری رکن تبلیغی وتربیتی وفد

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ ربہ مع اہل وعیال ۲۲ر اگست بروز ہفتہ وادیٔ کشمیر میں وارد فرما ہوئے۔ جماعت احمدیہ کینی پورہ وشورت نے ونیو کے مقام پر محترم موصوف کا فلک بوس نعروں کے ساتھ نہایت پرجوش استقبال کیا۔ جماعت کے معزز افراد و مبلغین کرام اور اسی طرح دوسری جماعتوں کے نمائندگان پہلے سے استقبال کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔ احباب جماعت کے چہرے خوشی اور مسرت سے چمک رہے تھے اور دل مسرت سے جھوم رہے تھے سڑک سے لے کر مسجد تک تمام راستہ کو خوشنما محرابوں اور زیبائش سے سجایا گیا تھا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے جملہ احباب جماعت سے جو دو رویہ قطاروں میں نہایت تنظیم اور ادب کے ساتھ کھڑے تھے مصافحہ و معانقہ فرمایا۔ موصوف نے چھوٹے بچوں کو بھی مصافحہ کا شرف بخشا۔ احمدیہ مسجد میں پہنچتے ہی جماعت احمدیہ ونیو کی طرف سے ایک مختصر سا استقبالیہ اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ناظر یاڑی پورہ نے ... میاں صاحب کی آمد پر اپنی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ سنائی۔ پھر مکرم ماسٹر غلام نبی صاحب منصور نے محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ محترم صاحبزادہ صاحب کی آمد کی خبر سن کر ایک عرصہ سے تمام احباب جماعت ایک انجانی سی خوشی محسوس کر رہے تھے آج خدا تعالیٰ کے فضل سے خاندان مقدس کا وہ بابرکت وجود ہم میں موجود ہے جس کی آمد کے ہم بے چینی سے منتظر تھے۔ ہمارے دل فرط مسرت سے جھوم رہے ہیں اور ہم اپنے جذبات کی صحیح ترجمانی کرنے سے قاصر ہیں۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انسان کو خالص توحید کا سبق دیا ہے۔ ہمارے سید و مولا آقا و مطاع حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر کے نہایت بے سروسامانی کی حالت میں دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے اور بڑی بڑی مخالفتوں اور مخالفانہ تدبیروں کے باوجود آپ اپنے مشن میں کامیاب ہوئے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایسے خدام اور جان نثار عطا کئے جو خدا تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہو گئے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تعلق کے نتیجہ میں اس یقین پر قائم ہو گئے کہ خدائے حی و قیوم کی ایک ہی ذات ہے۔ یہ توحید کامل پر یقین ہی تھا جس نے عرب کے بادیہ نشینوں کو تمام دنیا کے رہنے والوں پر مذہبی و سیاسی برتری عطا کی لیکن آج وہی مسلمان قوم جو قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کر کے دنیا میں سرفراز ہوئی تھی۔ باوجود ۶۰ کروڑ ہونے کے اس سبق کو بھلا کر جسمانی اور روحانی ہر دو اعتبار سے ضعیف ہوتی جا رہی ہے۔ دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی سے اس زوال کی خبر دی ہوئی تھی مگر ساتھ ہی یہ بشارت بھی دی تھی کہ امت مسلمہ کی اس زبوں حالی کے زمانہ میں میرا ہی ایک امتی عاشق صادق اور جلیل القدر روحانی فرزند مبعوث ہوگا۔ جو دین اسلام کی تجدید کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ موعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود میں مبعوث ہوا۔

آپ نے اپنے وجود کو اپنے آقا و مطاع کے وجود میں گم کر دیا۔ اور جو بشارتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھیں وہ آپ کے آنے سے پوری ہو گئیں اور ہو رہی ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے فرمایا کہ آپ کے لئے فخر کا مقام ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو بھی اس مسیح موعود کو پہچاننے کی توفیق دی ہے اور نظام خلافت سے وابستہ کر کے آپ سب کو رشتۂ اخوت میں منسلک کر دیا۔ آپ لوگ اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے اشاعت اسلام کیلئے قدم آگے ہی آگے بڑھاتے چلے جائیں تاکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین دنیا میں معزز اور سرفراز ہو۔ آمین

جماعت احمدیہ شورت دکنی پورہ

جماعت احمدیہ شورت دکنی پورہ نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک تبلیغی و تربیتی جلسۂ عام کا اہتمام کیا۔ سوافق اور ارد گرد کی احمدیہ جماعتوں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی شرکت کی دعوت دی ہوئی تھی چنانچہ مورخہ ۲۳ ظہور (اگست) کو مقام شورت برلب سڑک عیدگاہ کے میدان میں اس پبلک جلسہ کا انعقاد ہوا جس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرمائی۔

جلسہ کا آغاز مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہٗ مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے "آج" کے عنوان سے ایک نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھی جس کا مطلع تھا

"وادیٔ کشمیر میں تو پھر بہار آئی ہے آج"

پھر مکرم محمد عبداللہ صاحب ڈار صدر جماعت احمدیہ شورت نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے مقدس خاندان کے دینی کارہائے نمایاں کا ذکر کرتے ہوئے آنمحترم کی خدمت میں خوش آمدید کہا گیا

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حاضرین کو اپنے خطاب سے نوازا اور فرمایا کہ ایک مسلمان قرآنی تعلیم کے مطابق یہ ایمان رکھتا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ کی ذات بابرکات اس جہان کا نقطۂ مرکزی ہے اور جس قوم کا ہادی اس اعلیٰ درجہ و مرتبہ کا ہو وہ یقیناً یہ دعویٰ کرنے کا حق رکھتی ہے کہ

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

اسلام کی نشاۃ اولیٰ میں قرآن پاک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کر کے ہر میدان میں مسلمانوں نے ترقی کی لیکن ترقی کے ایک نہایت شاندار دور کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق تنزل کا دور بھی شروع ہوا اور آج مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت کو دیکھ کر ایک دردمند مسلمان کا دل بے تاب ہو جاتا ہے تاہم موجودہ حالت کو دیکھ کر غمگین ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ خدا کی رحمت نے پھر جوش مارا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح موعود و مہدی معہود بنا کر مبعوث فرمایا۔ مخالفوں نے آپ کی مخالفت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی لیکن آپ چونکہ اپنے آقا و مطاع کے رنگ میں رنگین تھے اور آپ کا دل حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت سے لبریز تھا اپنے آقا کی طرف منسوب ہونے والوں کا برا کس طرح چاہ سکتا تھا۔ آپ نے ان گالیوں کے جواب میں بھی دعائیں دیں اور اپنے متبعین کو بھی اس امر کی تلقین فرمائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے لیکر آج تک جماعت احمدیہ پر مخالفین کی طرف سے مصائب، مشکلات اور ایذا رسانیوں کا سلسلہ چلتا رہا ہے لیکن جماعت احمدیہ آج بھی سیدی و مولائی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہی کے صدقے اس کی شفاعت کے حصول کی خاطر ان تکالیف کی پرواہ کئے بغیر دن رات دین اسلام کی اشاعت اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے قیام میں دنیا کے تمام ممالک میں ہمہ تن مصروف ہے۔

آخر میں حاضرین غیر از جماعت کو آپ نے دعوت دی کہ جو پیغام ہم پہنچا رہے ہیں اس پر سنجیدگی سے غور کریں احباب جماعت کو آپ نے نصیحت فرمائی کہ رات دن کوشش محنت صبر و تحمل اور نرمی کے ساتھ اس پیغام کو بنی نوع انسان تک پہنچاتے چلے جائیں۔ انشاء اللہ جو آج آپ کے دشمن اور مخالف ہیں آپ کے قول و عمل کو دیکھ کر دوست بن جائیں گے۔

اس بصیرت افروز تقریر کے بعد مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضلی نے حاضرین جلسہ سے محترم صاحبزادہ صاحب کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت طیبہ آج دین اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہے اور بے شمار افضال الٰہی اس مقدس خاندان پر نازل ہو رہے ہیں اور یہ سارے کارہائے نمایاں اور افضال الٰہی پر تو ہیں اس پیشگوئی کا جس حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح موعود شادی کریگا اور اس کے اولاد ہوگی۔ محترم صاحبزادہ صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے نواسہ اور حضرت مصلح موعودؓ کے فرزند اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے برادر اصغر ہیں اور ملازمت دن خدمت دین میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

آخر میں مکرم مولوی صاحب موصوف نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کے ساتھ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

جماعت اورکنی پورہ

مورخہ ۲۲ اگست بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد کنی پورہ میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا تلاوت قرآن مجید مولوی عبدالرحیم صاحب نے کی۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے قرآن کریم کی روشنی میں اس امر کو واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے یہ مطالبہ فرمایا ہے کہ اے انسانو تم اپنے مال اور اپنی جانیں میرے دین کی خاطر میرے راستہ میں قربان کرو۔ میں تمہیں اس کے بدلے میں ایک نہایت بیش قیمت چیز دوں گا۔ تم جو چیزیں میری راہ میں قربان کرو گے وہ تو فانی ہیں مال بھی ختم ہو جاتا ہے اور انسان کی زندگی بھی ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کے بدلے میں جو میں تمہیں چیز دوں گا وہ غیر فانی اور ابدی ہوگی یعنی میری جنت، میری رضا اور خوشنودی پس کیا ہی نفع مند یہ سودا ہے۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ اشترٰی من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کے مال اور ان کی جانیں جنت کے عوض خرید لی ہیں بعض نادان کہتے ہیں کیا خدا تعالیٰ فقیر ہے کہ اس کو ہمارے مالوں کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم میں بھی اس قسم کے سوال کا ذکر آتا ہے اور قرآن کریم نے اس کا جواب دیا ہے کہ خدا تعالیٰ فقیر نہیں بلکہ غنی ہے اس کو تمہارے مالوں اور تمہاری قربانیوں کی ضرورت نہیں یہ تو اس کا احسان ہے کہ اس کا دیا ہوا مال ہم اس کے دین کیلئے اور اپنی بھلائی کی خاطر پیش کرتے ہیں اور وہ محسن خدا اپنے فضل سے قبول فرما کر ہمیں اپنی رضا کی جنت کا وارث بنا دیتا ہے۔ اپنی تقریر کے آخر میں محترم موصوف نے نہایت مؤثر الفاظ میں احباب جماعت سے سرینگر کی زیر تعمیر مسجد اور دارالتبلیغ کے لئے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کی تحریک فرمائی۔

چنانچہ احباب جماعت نے باوجود اس کے کہ ابھی ان کی مقامی مسجد زیر تعمیر ہے جس پر تقریباً ۲۵ ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے محترم صاحبزادہ صاحب کی تحریک پر قربانی کا اعلیٰ نمونہ دکھایا اور اسی نشست میں وعدہ جات کے علاوہ ایک خطیر رقم نقد جمع ہو گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

جماعت احمدیہ یاڑی پورہ

جماعت احمدیہ یاڑی پورہ نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مورخہ ۲۸ اگست بروز جمعۃ المبارک ایک جلسہ عام کے انعقاد کا پروگرام بنایا ہوا تھا۔ اور گرد و نواح کے علاقوں میں اس جلسہ کی وسیع پیمانہ پر پبلسٹی کی گئی تھی چنانچہ صبح گیارہ بجے سے ہی مختلف جماعتوں کے احمدی احباب آنے شروع ہو گئے۔ بوقت دو بجے دوپہر محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نماز جمعہ کے لئے مسجد میں تشریف لائے۔ دوران خطبہ آپ محترم نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند پہلوؤں کو اجاگر فرمایا۔ بعدہٗ نماز جمعہ اور نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔

ٹھیک تین بجے سہ پہر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ سیکرٹری سٹیج کے فرائض مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب نے کی اور مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا۔ پھر مکرم غلام احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ یاڑی پورہ نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے دوستوں پر جلسہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے پروگرام کو غور سے سننے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی نصیحت کی۔ بعدہٗ خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے عنوان پر، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے غیر مبائعین نے کیا کھویا اور کیا پایا کے موضوع پر اور مولوی حمیدالدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے عنوان پر تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم مبارک احمد صاحب لون ساکن کنی پورہ نے خوش الحانی کے ساتھ ایک نظم پڑھی۔

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم الشان نبی نہ تو پہلے کبھی ہوا ہے اور نہ آئندہ ہوگا۔ قرآن مجید کے بیان کے مطابق اللہ تعالیٰ کو دین اسلام ہی پیارا دین ہے اگر کوئی شخص دین اسلام کے علاوہ دوسرے کسی مذہب پر چل کر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہے تو یہ امر ناممکن ہے اب خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی محبت کے حصول کے لئے ایک ہی راہ کھلی ہے اور وہ یہ کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ چنانچہ اس زمانے میں ایک شخص نے اس عظیم الشان وجود کی محبت اور اطاعت میں اس قدر اپنے آپ کو فنا کیا کہ ظلی اور بروزی طور پر نبوت کی چادر آپ پر اڑھائی گئی اور خدا تعالیٰ نے اس کو تمام ادیان باطلہ پر اسلام کو غالب کرنے کے لئے مامور فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے ایسے وقت میں جبکہ بڑے بڑے عالموں کے بیٹے نیست و نابود ہو رہے تھے انہی پیشگوئیوں کے مطابق قادیان کی بستی سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو کھڑا کیا اور حکم دیا کہ اٹھ اور جا اور دنیا میں اعلان کر کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہی زندہ رسول ہیں۔ اور قرآن کریم مکمل ضابطۂ حیات اور دائمی شریعت ہے اس اذن الٰہی کے ساتھ (باقی صفحہ ۱۲ پر)

حقیقی و مجازی نبی

(بقیہ صفحہ نمبر ۴)

تا لشبیہ فرما دیا کہ اس کو مسیح ابن مریم ہی نہ سمجھ لو بل ھو امامکم منکم اور دوسری حدیث جو اس بات کا تصفیہ کرتی ہے وہ یہ ہے کہ مسیح اول کا حلیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور طرح کا فرمایا ہے اور مسیح ثانی کا حلیہ اور طور کا ذکر کیا ہے اس عاجز کے حلیہ سے بالکل مطابق ہے (ازالہ اوہام صفحہ ۴۳-۴۴)

حضور کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ حضور مسیح ابن مریم اسرائیلی سے مماثلت رکھنے کی وجہ سے مسیح ابن مریم ہیں مگر حقیقی (اسرائیلی مسیح ابن مریم) نہیں بلکہ مجازی مسیح ہیں لیکن دوسری طرف اس امت کا موعود مسیح ابن مریم ہونے کی وجہ سے آپ حقیقی مسیح ابن مریم ہیں نہ کہ مجازی۔ حضور مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق لکھتے ہیں کہ

"وہ اس بات کے کبھی ہرگز مخالف نہیں کہ یہ عاجز مجازی اور روحانی طور پر وہی مسیح موعود ہے جس کی قرآن اور حدیث میں خبر دی گئی ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۶۱)

اب ظاہر ہے کہ قرآن و حدیث والا موعود مسیح اس امت کا حقیقی مسیح موعود ہے مگر مسیح ابن مریم کے ساتھ مماثلت رکھنے کی وجہ سے وہ مجازی اور روحانی مسیح ابن مریم ہے نہ کہ حقیقی مسیح ابن مریم۔

یہی حال حضور کی نبوت کا ہے کہ حضور ایک معنی کے لحاظ سے حقیقی نبی نہیں بلکہ نبی کی مماثلت کی وجہ سے مجازی نبی بمعنی غیر نبی ہیں لیکن دوسرے معنی کے لحاظ سے آپ حقیقی نبی ہیں نہ کہ مجازی نبی۔ یہی مدعا حضور کی حقیقۃ الوحی والی اس عبارت کا ہے جو اہل پیغام کی طرف سے پیش کی جاتی ہے کہ آپ صرف ایک معنی کے لحاظ سے حقیقی نہیں بلکہ مجازی نبی ہیں۔

حضور نے اپنی تحریرات میں نبی کے کبھی دو معنی تحریر کئے ہیں ایک وہ جو غیر احمدی علماء کو اصرار ہے اور دوسرے وہ جو حضور نے پیش فرمائے ہیں۔ پہلے معنوں کی رو سے حضور نے نبی ہونے کا انکار فرمایا ہے اور دوسرے معنوں کی رو سے حضور نے اپنے نبی ہونے کا واضح اعتراف کیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں (۱) "جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔" لیکن دوسرے معنوں کے لحاظ سے نبی ہونے کا اعتراف فرماتے ہیں کہتے ہیں

"مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا اور میرا یہ قول کہ "من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب" اس کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۸ و ۹)

انہی دو معنوں کا ذکر کر کے حضور نے حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۹۰ پر ایک معنی کے لحاظ سے نبی ہونے کا اعتراف کیا ہے نہ کہ انکار۔ پس آپ نے ایک معنی کے لحاظ سے حقیقی نبی ہونے سے انکار فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اس معنی کے لحاظ سے میں حقیقی کی بجائے مجازی نبی ہوں اور دوسرے معنی کے لحاظ سے میں حقیقی نبی ہوں نہ کہ مجازی۔ فرمایا:-

(۱) "میں اس طور سے جو وہ خیال کرتے ہیں نہ نبی ہوں نہ رسول ہوں۔"

(۲) "ہاں میں اس طور سے نبی اور رسول ہوں جس طور سے ابھی میں نے بیان کیا ہے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ آخری صفحہ)

غیر احمدی علماء والے معنوں کو جن کی رو سے وہ آپ کو مدعی نبوت مستقلہ تشریعیہ قرار دیتے ہیں حضور غلط قرار دیتے ہوئے فرما چکے ہیں کہ

"نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸)

پس نبی کے جو معنی حضور نے بتائے ہیں ان معنوں کے لحاظ سے حضور حقیقی نبی ہیں نہ کہ مجازی۔ اور غیر احمدی علماء کے غلط معنوں کی رو سے حقیقی نبی نہیں بلکہ مجازی نبی ہیں۔

جس کے متعلق حضور حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۹ پر فرماتے ہیں:

(۱) "نبوت کے دعویٰ سے انکار جس نبوت کا دعویٰ نہ قرآن شریف کی رو سے منع معلوم ہوتا ہے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا۔"

(۲) دوسری قسم کی نبوت کے دعویٰ کا اقرار کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ دعویٰ ہے کہ ایک پہلو سے امتی ہوں اور ایک پہلو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض نبوت کی وجہ سے میں نبی بھی ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹)

(بقیہ صفحہ نمبر ۱)

کو دیکھ کر مسلمانوں کے شاندار ماضی کی یاد کو تازہ کیا جاتا ہے۔ یہ صرف تین میل کا راستہ ہے۔ چند منٹوں میں ہم وہاں پہنچ گئے زمین کی کوکھ میں سے ان گنت صدیوں سے ابلتے ہوئے اس چشمہ کو دیکھا جس کا پانی ایک چھوٹی نہر کی شکل میں چشمہ "ویری ناگ" کے وسیع احاطہ میں ایک سرسبز میدان میں گھاسی پلاٹوں میں لگی ہوئی رنگ برنگ پھولوں کی خوشنما کیاریوں کے درمیان میں سے گزرتا ہے ہمارے زمانہ کا مغل شہزادہ چشمہ ویری ناگ کو شوق و انہماک سے دیکھتا رہا۔ شہنشاہ جہانگیر کی یہ یادگار جمالیاتی ذوق کا ایک دل افروز مرقع ہے چشمے کے ارد گرد کسی زمانہ میں ایک مضبوط اور بلند فصیل تھی جس کے آثار مرور زمانہ سے مٹ رہے ہیں۔ وقت کے بے رحم طمانچے انسانی ہاتھ سے بنی ہوئی مضبوط بنیادوں اور سنگین عمارتوں کو بالآخر خاک نشیں کر دیتے ہیں۔!

مٹے ناموں کے نشاں کیسے کیسے

چشمہ ویری ناگ کے بالکل سامنے چشمہ کے احاطہ کے اندر ہی ایک مندر بھی دیکھا جس کے اندر کچھ زائرین گھنٹیاں بجا رہے تھے۔ اور عین چشمہ کے کنارے پر فصیل کی دیوار کے نیچے ایک پروہت ایک بت رکھے بیٹھا تھا جس پر زائرین پھول نچھاور کر رہے تھے۔ کوئی بت پرستی لرزتے ہوئے نوکرنا پھرے لیکن بت شکنوں کی عظیم الشان یادگاروں کے احاطوں میں بتوں کا وجود کچھ عجیب سا لگا۔ اور میں دیر تک ماضی کی تلخ یادوں کے گھونٹ حلق سے اتارتا رہا۔

یہاں سے فارغ ہو کر حضرت صاحبزادہ صاحب سرینگر کی سڑک پر روانہ ہوئے اس سڑک پر ایک مقام ونپو $782500H$ آتا ہے۔ جہاں سے ایک سڑک کولگام کی طرف پھوٹتی ہے۔ اسی سڑک کے کنارے ہماری بہت سی احمدیہ جماعتیں ہیں۔ کنی پورہ شورت آسنور وغیرہ۔ اور وہ اس مقام سے کئی کئی میل کے فاصلہ پر ہیں۔ لیکن ان تمام جماعتوں کے افراد اپنے دلوں میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی ملاقات و زیارت کا شوق فراواں دلوں میں لئے ونپو کے مقام پر استقبال کے لئے جمع ہوئے تھے۔ لیکن ابھی ہم اس مقام سے قریباً دو تین میل دور ہی تھے کہ ایک ٹیکسی پر چند دوست انہی جماعتوں کے آ رہے تھے ان کے اشارے پر ہماری گاڑیاں رُک گئیں۔ انہوں نے ایک جذبہ محبت و عقیدت اور غیر معمولی والہیت کے ساتھ صاحبزادہ صاحب سے معانقے کئے۔ اور پھر ونپو کی طرف روانہ ہوئے۔

جب حضرت صاحبزادہ صاحب کی موٹر ونپو کے مقام پر پہنچی تو احمدی مخلصین کے ایک بڑے ہجوم نے جو دور دراز مقامات سے آ کر محض استقبال کے لئے وہاں جمع تھا پُرجوش اسلامی نعروں کے ساتھ استقبال کیا۔ اس کے بعد کھنہ بل تشریف لے گئے جو اسلام آباد کا ہی ایک حصہ ہے۔ کھنہ بل کے P.W.D ریسٹ ہاؤس میں قریباً دو گھنٹے آرام فرمانے کے بعد آپ اپنے دورہ کشمیر کے پہلے مقام کنی پورہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اب یہاں ایک قافلہ کی صورت بن گئی تھی۔ اور ہماری دو کاروں کے ساتھ متعدد ٹیکسی کاریں کنی پورہ کی طرف جا رہی تھیں جن میں احمدی احباب سوار تھے۔

کنی پورہ کا گاؤں ونپو سے کولگام جانے والی سڑک پر واقع ہے۔ اور پورا گاؤں خدا کے فضل سے احمدی ہے۔ چنانچہ جب حضرت صاحبزادہ صاحب کی موٹر کنی پورہ کے قریب پہنچی تو دور ہی سے فلک بوس نعروں کی صدائیں آنے لگیں۔ کنی پورہ کی سڑک کے کنارے کنی پورہ کی جماعت کے علاوہ ارد گرد کی تمام جماعتوں کے نمائندے ایک بڑی تعداد میں جمع تھے۔ سڑک سے کنی پورہ جانے والے راستہ پر دو رویہ طویل قطاروں میں اپنے محبوب آقا کے بھائی اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے کے استقبال کے لئے ہمہ تن انتظار بنے کھڑی تھیں۔ آپ جب کار سے اُترے تو مکرم غلام نبی صاحب بٹ صدر جماعت احمدیہ کنی پورہ نے آپ کو پھولوں کا ہار پہنایا اور فضا نعرہ ہائے تکبیر اور حضرت محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار" احمدیت زندہ باد" خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام زندہ باد کے پُرجوش و مخلصانہ نعروں سے گونج اُٹھی۔ آپ نے استقبال کرنے والوں سے مصافحے اور معانقے کر رہے تھے۔ اور میں استقبال کرنے والوں کے چہروں پر کھلی ہوئی کتاب کو پڑھ رہا تھا جس کے ہر صفحہ پر "محبت، خلوص اور عقیدت" کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ ان کی آنکھوں میں ایک چمک تھی۔ اور جھک کے پردے میں سے محبت خلوص اور عقیدت کے جذبات ایک سیال شے بن کر آنکھوں کے کونوں پر موتی بن کر ڈھلک رہے تھے۔ میں نے ہر چہرے کو غور سے دیکھا۔ ان کے لبوں پر ایک حرکت تھی مگر الفاظ شاید جوش عقیدت کے بوجھ کے تلے دب گئے تھے۔ وہ شاید یہ کہنا چاہتے تھے کہ

"اے ہمارے آقا و مطاع سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے! اے جماعت احمدیہ کو غیر معمولی رفعتوں تک پہنچانے والے سیدنا مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے فرزند عزیز! اے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کے پیارے برادر اصغر! دیکھ ہم ۲۳ سال کے طویل ترین عرصہ سے تیرے منتظر تھے۔ تو سارے ہندوستان میں تبلیغی دورے کرتا رہا لیکن جماعت ہائے کشمیر تیرے انتظار میں شہزادہ کشمیر سرینگر میں جانے قریباً ایک ربع صدی سے صبر کی تلخیاں برداشت کر رہی تھیں آج تیری تشریف آوری سے وہ تمام تلخیاں شیرینی میں بدل گئی ہیں۔ الحمد للہ۔

گمراں کے لب ملتے اور قوت گویائی کو رندتے ہوئے گلوں کی ہچکیاں سلب کر دیتیں۔ ہر پیر و جوان اور بچے کی آنکھیں آپ کے چہرے پر یوں گڑ گئی تھیں جیسے وہ ہمیشہ کے لئے اپنے محبوب کی تصویر اور تصور اپنے ذہن میں محفوظ کر لینا چاہتی ہوں۔

میں نہیں جانتا کہ میں اس استقبال کی صحیح رنگ میں ترجمانی کر سکا ہوں یا نہیں بلکہ مجھے خود ہی اپنی کم علمی کا اعتراف کر لینا چاہیئے کہ میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن کے ذریعہ میں اس خلوص و محبت کی تصویر کھینچ سکوں۔

کنی پورہ کی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک باہمت جماعت ہے اس کا اندازہ یوں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اس جماعت نے بیس پچیس ہزار روپے کے صرفہ سے ایک اچھی مسجد حال ہی میں تعمیر کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے والوں کو جزائے خیر بخشے

حضرت صاحبزادہ صاحب کنی پورہ پہنچ کر سیدھے اسی مسجد میں تشریف لے گئے۔ جہاں مقامی جماعت نے استقبالیہ جلسہ کا انتظام کر رکھا تھا۔ چنانچہ تلاوت اور نظم کے بعد مولوی غلام نبی صاحب منصور ایم۔ اے نے ایڈریس پیش کیا۔ جس میں آپ کو خوش آمدید کہنے کے علاوہ جماعت کی طرف سے خلوص اور عقیدت کا اظہار کیا گیا۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا مجھے آپ لوگوں کی محبت کو دیکھ کر بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ اور یہ معلوم کر کے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کا پورا گاؤں احمدی ہے آپ کی ہمت اور خلوص کا اعتراف کرنا ضروری ہے یقین رکھیں کہ ساتھ ہی کوئی جماعت اپنی تعداد کے لحاظ سے جتنی جتنی ترقی کرتی ہے اتنی ہی زیادہ ذمہ داریاں اس پر عائد ہوتی چلی جاتی ہیں۔ آج احمدیت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق یہ دعویٰ لے کر اُٹھی ہے کہ گذشتہ چند صدیوں میں مسلمانوں کے عقائد و ایمان میں جو گراوٹ اور پستی پیدا ہو گئی تھی اُسے دور کر کے اسلام اور اہل اسلام کو پھر اسی سربلندی سے ہمکنار کرے گی جو اسلام کے صدر اول میں انہیں حاصل تھی اور اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ساری دنیا میں گاڑ دے گی۔ یہ ایک عظیم کام ہے جسے صرف اور صرف جماعت احمدیہ نے ہی سرانجام دینا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسی جماعت کے سپرد یہ کام کیا ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس یقین پر قائم ہیں کہ اس کی تائید اور نصرت کے ساتھ ہم اپنی قربانیوں کے ذریعہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اپنے اس فرض کو بجا لانے میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ جماعت احمدیہ نے گذشتہ پون صدی کے اندر دنیا کے بہت سے ممالک میں تبلیغ کے ذریعہ سے جو کامیابیاں حاصل کی ہیں اور لاکھوں غیر مسلموں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام بنایا ہے اس سے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی نصرت اور تائید پر یقین رکھتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق تین صدیوں کے اندر اندر اسلام تمام دنیا کے مذاہب پر غالب آ جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(باقی آئندہ)

انتخاب جماعت احمدیہ سرینگر

۱۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سرینگر
مکرم شیخ بابو تاج الدین صاحب جنٹر زاد سپر راج ہاؤس سرینگر

۲۔ سیکرٹری مال سرینگر۔
مکرم فضل اکرام صاحب ر " "

۳۔ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سرینگر
ماسٹر نذیر احمد صاحب۔ جواہر نگر۔ سرینگر

ناظر اعلیٰ قادیان

مختلف مقامات پر تبلیغی و تربیتی جلسے

جماعت احمدیہ مدراس

شہر مدراس سے ۵۰ میل کی دوری پر ایک قصبہ ہے جس کا نام منّل (minnal) ہے۔ جہاں کی آبادی میں نوے فی صدی سے زیادہ مسلمان ہیں۔ جو ابھی تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ سے ناآشنا ہیں۔

ایک غیر احمدی دوست مکرم نصیر محی الدین صاحب کی لڑکی کی شادی کی تقریب اسی گاؤں میں مورخہ ۲۰ راگست کو عمل میں آئی جس میں شمولیت کے لئے انہوں نے چند احمدی دوستوں کو بھی دعوت دی۔ اور ساتھ ہی یہ درخواست کی کہ میں اس موقعہ پر نکاح کے بارے میں اسلامی تعلیمات پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک تقریر کروں۔ چنانچہ خاکسار مع پانچ چھ احمدی بھائیوں کے مورخہ ۱۹ راگست کو منل پہنچا۔ متولی مسجد کی خواہش کے پیش نظر میں نے نماز فجر پڑھائی اور حدیث کا درس دیا۔ جس میں مندرجہ سیدنا مسلمہ کی موجودہ ... پستی کو دور کرنے کے لئے ایک مصلح کی ضرورت بیان کی جسے سامعین نے توجہ سے سُنا۔

اس کے بعد خاکسار نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور تمام حاضرین نے خاکسار سے نہایت محبت و عقیدت سے مصافحہ کیا۔

صبح دس بجے تک انفرادی طور پر گفتگو ہوتی رہی۔ ۱۰½ بجے نکاح کی تقریب میں منل گاؤں کی جمعہ مسجد کے متولی صاحب نے مسنون آیات پڑھ کر ایجاب قبول کرایا۔ اس کے بعد خاکسار سے درخواست کی کہ ان مسنون آیات کریمہ کا ترجمہ اور نکاح کے بارے میں اسلامی نقطۂ نگاہ بیان کروں۔ چنانچہ خاکسار نے سینکڑوں کی تعداد میں حاضر ہونے والے افراد کو مخاطب کرتے ہوئے گھنٹہ تک آیات مسنونہ کا ترجمہ اور تشریح بیان کی۔ جس کا تامل زبان میں ترجمہ عبد السلام صاحب ساتھ کے ساتھ کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس تقریر کا بہت ہی اچھا اثر ہوا۔ کئی افراد نے مبارکباد دی۔ اور درخواست کی کہ اس قسم کی تقریریں اس گاؤں میں بار بار ہونی چاہئیں۔ جن کا انتظام وہ لوگ خود کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار محمد عمر انچارج مبلغ مدراس

جماعت احمدیہ یادگیر

مورخہ ۳۱ر جولائی بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ یادگیر میں مکرم سیٹھ عبد الصمد صاحب کی زیر صدارت ماہانہ تربیتی جلسہ کیا گیا۔ مکرم محمد امام صاحب غوری کی تلاوت قرآن اور مکرم سیٹھ نصرت اللہ صاحب غوری کی نظم کے بعد عزیزم بشارت احمد صاحب عبدر متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے "صداقت حضرت مسیح علیہ السلام" کے موضوع پر عزیزم مظفر احمد صاحب فضل متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے موضوع پر خاکسار نے خلافت کی اہمیت و ضرورت کے موضوع پر اور مکرم سیٹھ رفعت اللہ صاحب غوری نے "ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان پر دلچسپ تقاریر کیں۔

آخر میں محترم سیٹھ اسمٰعیل صاحب غوری سابق امیر جماعت یادگیر نے دعا کروائی اور اجلاس ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق بخشے کہ ہم دنیا کے سامنے اعلیٰ کردار و بہترین نمونہ پیش کر سکیں۔ آمین۔ خاکسار بشارت احمد مبلغ یادگیر۔

جماعت احمدیہ تیماپور

مورخہ ۸/۹ بروز ہفتہ ایک جلسہ مقرر کیا گیا۔ جس کے عنوان "اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں" کا اعلان چند روز قبل کر دیا گیا تھا۔ جلسہ کی کارروائی بعد نماز مغرب مسجد میں زیر صدارت مکرم احمد حسین صاحب سعیدی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم رحمت اللہ صاحب ملانچے نے کی۔ بعدہٗ مکرم نصیر احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ مکرم مبارک احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ تیماپور نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ آپ کے بعد خاکسار نے الٰہی سنت کا ذکر کرتے ہوئے حدیث نبوی کی روشنی میں موجودہ زمانہ میں اسلام اور اہل اسلام کی خستہ حالی کا ذکر کیا اور بتایا کہ ارشاد نبوی کی روشنی میں یہ زبوں حالی مسیح موعود پر ایمان لا کر ہی دور ہو سکتی ہے۔

دوسری تقریر مکرم رفعت اللہ صاحب غوری نے کی۔ آپ نے بتایا کہ اہل اسلام کی ترقی سے مراد سیاسی ترقی نہیں بلکہ دینی اور روحانی ترقی ہے جس کا واحد ذریعہ یہی ہے ۴۔ کہ ہم رسول اللہ صلعم کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہوں۔

بعد نماز عشاء اس جلسہ کا دوسرا اجلاس تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد شروع ہوا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم عبد العزیز صاحب اُستاد نے کی موصوف نے ملی تنزل کے اسباب اور مصلح وقت کی ضرورت کو واضح رنگ میں پیش کیا۔ دوسری تقریر مکرم سیٹھ عبد الصمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر نے کی۔ آپ نے مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ ہمیں نا امید نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ آخری زمانہ میں تنزل کے بعد اسلام کی دوبارہ ترقی سے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش خبریوں کو مد نظر رکھنا چاہیئے۔ تیسری تقریر مکرم مولوی بشارت احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ یادگیر کی ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی مثال شجرہ طیبہ سے دی ہے جس کی حفاظت کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا۔ اس وعدہ کے مطابق اس نے اپنا مامور قادیان کی بستی میں مبعوث کیا۔ جس کے بتائے ہوئے طریق کو اختیار کر کے ہی اہل اسلام ترقی کر سکتے ہیں۔

تیری بخشش نے ہزاروں مُردہ دِل زندہ کئے
تشنہ رُوحوں کو پلایا آبِ فیضانِ معیں

صد مبارک حضرت فضلِ عمر کے جانشیں ❊ مظہر نورِ خدا دیکھی تیری روشن جبیں
ناصر دینِ محمدؐ! تیری آنکھیں چوم لوں ❊ تیری آنکھوں میں خدا مجھ کو نظر آیا کہیں
تیری آنکھوں نے عجب دل کو مرے جادو کیا! ❊ تیرے حکموں پر مرا دل کہہ نہیں سکتا نہیں
تیرے ہاتھوں کا لیا بوسہ تو یہ آنکھیں کھل گئیں ❊ نور سے بھر پور دیکھی ہم نے تیری آستیں
تیری نصرت کے لئے تیار میکائیل ہے ❊ اور جبرائیل ہے ہر وقت تیرا ہم نشیں
تیری پیاری خامشی پر مرحبا صد مرحبا ❊ اور تیری گفتگو پر دل سے نکلے آفریں
جس جگہ تو پاؤں رکھے وہ بنے رشکِ چمن ❊ ایک جنت کا ہے ٹکڑہ تیرے کوچے کی زمیں
تیری بیعت سے مجھے توفیق توبہ کی ملی! ❊ چل دیا مایوس ہو کر مجھ سے وہ دیو لعیں
تیری بخشش نے ہزاروں مردہ دل زندہ کئے ❊ تشنہ رُوحوں کو پلایا آبِ فیضانِ معیں
تیرے ہاتھوں میں صداقت کی عجب شمشیر ہے ❊ ایک صادق ہو نہ غالب یہ تو ممکن ہی نہیں
تیرے غصے میں کروڑوں بجلیوں کی کوند ہے ❊ اِک جہاں کو راکھ کر دے تیری آہِ آتشیں
سیدی! تو اس زماں میں مجمع البحرین ہے ❊ مصلح موعود تجھ میں تجھ میں دیکھا نورِ دیں
ذات تیری آئینہ اسلام کی تصویر کا ❊ ساری دنیا کو دکھایا دیں کا رستہ بہتریں
ذات تیری بدرِ کامل مصطفیٰ اشمس الضحیٰ ❊ تیرے دل میں ہیں سمائے رحمۃ للعالمیں
تجھ کو جو کچھ بھی ملا وہ ہے محبت سے ملا ❊ کوئی رہ تزدیک تر راہِ محبت سے نہیں
سُوئے ربوہ جا رہے ہیں لوگ بیعت کے لئے ❊ ناصرِ دینِ محمدؐ آج ہے حصنِ حصیں
علم والے عقل والے جو ملا کہنے لگے ❊ احمدیت ہے بلاشک نورِ دورِ آخریں
ناصرِ دیں تجھ کو مصور! اپنا چہرہ تو دکھا ❊ ڈھونڈتی ہے تجھ کو سجدہ کیلئے میری جبیں
ناصرِ دیں کے مصور تیرا دیکھا شاہکار ❊ آمنہ کا لال دیکھا سب حسینوں سے حسیں

اپنے قدموں میں بلا لو یا امیر المومنیں
خاک ایسی زندگی ہو تو کہاں اور ہم کہیں

عبد الحمید آصف ایم اے

آخر پر صدر محترم نے اپنی صدارتی تقریر شروع کی۔ موصوف نے بتایا کہ ماضی کے مسلمانوں نے بھی محض اللہ تعالےٰ کی نصرت و تائید سے ہی ترقی کی تھی۔ اور اب بھی اہل اسلام اللہ تعالےٰ کی نصرت و تائید سے ہی ترقی کر سکتے ہیں۔ جلسہ کے اختتام پر خاکسار نے حضرت جہاں ریزرو فنڈ میں چندہ دینے والوں کے لئے دعا کی درخواست کی اور دعا کے بعد جلسہ ۱۱ بجے رات برخاست ہوا۔ بعدہ اور لاؤڈسپیکر کا انتظام تھا۔

خاکسار رفیق احمد مبلغ جماعت احمدیہ

نیتا پور

مجلس خدام الاحمدیہ شورت

مورخہ ۳۱ کو مجلس خدام الاحمدیہ شورت کا تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم محمد عبداللہ صاحب ڈار صدر جماعت احمدیہ مسجد احمدیہ شورت میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز عبدالعزیز صاحب لون سیکرٹری تربیت کی نظم خوانی سے ہوا۔ بعدہٗ مکرم صدر صاحب موصوف نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ جس میں خدام کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جماعتی امور میں آگے بڑھنے کی تلقین کی۔

اس کے بعد مکرم محمد عبداللہ صاحب آہنگر قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے مختصر الفاظ میں خدام کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے ارشاد قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی کی روشنی میں خدام کو روح مسابقت کا مظاہرہ کرنے کی تلقین کی۔

اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولوی محمد الدین صاحب شمس نے

نماز اور اس کی فضیلت

کے موضوع پر کی۔ موصوف نے قرآن و حدیث کی روشنی میں نماز کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھتا ہے اُس کی مثال اُس شخص کی سی ہے جس کے گھر کے سامنے سے نہر گذرتی ہو اور وہ اُس میں پانچ بار نہاتا ہو کیا اُس کے جسم کے اوپر میل رہ سکتی ہے۔ اس طرح اگر کوئی شخص صدق دل سے پانچ وقت نماز پڑھتا ہے اُس کے دل کا میل بھی صاف ہوتا ہے۔ خدام و اطفال کو نماز میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی تلقین کی۔ بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

خاکسار عبدالرشید ضیاء متعلم جامعہ احمدیہ حال شورت کولگام

وصیت نے نظام نو کی بنیاد رکھ دی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۲ء کی عظیم الشان تقریر "نظام نو" میں فرمایا ہے۔

"تم جلد جلد وصیتیں کرو۔ تاکہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو۔ اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میں اُن سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی اور دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں اور دُنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اُٹھائے کہ آخر اسے یہ تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے کوردِہ کہا جاتا تھا دراصل یہی وہ نور کا مقام ہے جس نے ساری دُنیا کی تاریکیوں کو دور کر دیا جس نے ساری دُنیا کی جہالت کو دور کر دیا جس نے ساری دُنیا کے دکھوں اور دردوں کو دور کر دیا۔ اور جس نے ہر امیر و غریب کو۔ ہر چھوٹے اور بڑے کو محبت اور پیار اور الفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرما دی۔"

اللہ تعالےٰ سے یہ دعا ہے کہ جماعت کے سب دوست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق جلد سے جلد وصیت کرکے نظام نو میں شریک ہو جائیں۔ آمین۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

آپ کا چندہ اخبار ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران بدر کا چندہ ماہ اخاء ۱۳۴۹ ہش (مطابق اکتوبر ۱۹۷۰ء) میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اولین فرصت میں ایک سال کا چندہ مبلغ دس روپے بھجوا کر ممنون فرما دیں تاکہ ان کے نام اخبار جاری رہ سکے اگر ان کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوا تو چندہ ختم ہونے کی تاریخ کے بعد ان کے نام اخبار بدر کی ترسیل بند کر دی جائے گی۔

امید ہے کہ اخبار کی افادیت کے پیش نظر تمام احباب جلد رقم ارسال کرکے ممنون فرما دیں گے ان احباب کو بذریعہ خط بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

نمبر خریداری	اسمائے خریداران	نمبر خریداری	اسمائے خریداران
۱۰۲۱	مکرم اے ایچ محمود صاحب	۱۵۰۷	مکرم شیخ آدم صاحب
۱۰۲۶	" فاروق احمد صاحب	۱۵۷۲	" احمد عبدالعزیز صاحب
۱۰۳۴	" ڈاکٹر شاہ خورشید احمد صاحب	۱۵۹۸	" سید منظور احمد صاحب
۱۰۴۵	مکرمہ سیدہ اختر صاحبہ	۱۶۰۸	" ایس۔ زیڈ۔ ایم احمد صاحب
۱۰۴۴	مکرم احمد دین صاحب	۱۶۹۰	" بندو خان صاحب
۱۰۶۶	" سی مبارک احمد صاحب	۱۶۹۵	" ایم عبیداللہ صاحب
۱۰۷۵	" حبیب احمد صاحب	۱۶۹۶	" صلاح الدین صاحب نائلن
۱۰۸۹	" ایم۔ کے یوسف حسین صاحب	۱۶۹۷	" سید رشید احمد صاحب
۱۲۰۴	" غلام محمد صاحب	۱۶۹۸	" عبدالحی صاحب گنائی
۱۲۲۴	" محمد قاسم صاحب	۱۷۰۵	" شمس الدین صاحب
۱۳۰۱	" سید محمد سلیمان صاحب	۱۷۵۰	مکرمہ مسز سراج بیگم صاحبہ
۱۳۰۲	" محمد اسمٰعیل صاحب	۱۷۵۱	مکرم میر احمد صادق صاحب
۱۳۲۱	" شیخ ابراہیم صاحب	۱۷۱۷	" محمود احمد صاحب متعلم انگریزی
۱۳۲۸	" شیخ محمد احسن صاحب	۱۸۶۶	" سید محمود الحسن صاحب
۱۳۲۹	منصور ویونگ ورکس	۱۸۸۵	" سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب غوری
۱۳۴۵	مکرم ایم۔ اے محمد اشرف صاحب	۱۸۸۷	" محمد نعمت اللہ صاحب غوری
۱۳۴۶	" محمد یوسف صاحب	۱۸۹۰	" مولوی عبدالرؤف صاحب
۱۴۱۷	" عبدالسلام صاحب	۱۹۰۵	" محی الدین صاحب غوری
۱۴۹۱	" انیس الرحمان خان صاحب	۱۹۷۵	" غلام محمد صاحب

وقف زندگی اور واقفین زندگی کی ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرے میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کیلئے وقف کر دی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دیدی ہے مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کیلئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف نہیں کر دیتے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کرکے دیکھیں تو ان کو معلوم ہوگا کس طرح اسلام کی زندگی کیلئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں یاد رکھو خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کے لئے اسکے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے ہرگز نہیں فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولاھم یحزنون اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات بخشنے والا ہے"۔ (ملفوظات حصہ دوم)

جو احباب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات کی روشنی میں خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرنا چاہیں وہ اپنی درخواست مع کوائف تعلیمی اور خدمت سلسلہ کے سابق تجربہ کے صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ دفتر ہذا کو فوری طور پر بھجوا دیں۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

مسجد احمدیہ چنت کنٹہ کے افتتاح کی تقریب

(دکھن)

آل انڈیا احمدیہ کانفرنس کا انعقاد

مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنت کنٹہ نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اپنے گاؤں چنت کنٹہ میں زرِ کثیر خرچ کر کے ایک وسیع اور خوشنما مسجد تعمیر کروانے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں جزائے خیر بخشے۔

اس مسجد کے افتتاح کی تقریب وہ شایانِ شان طور پر منعقد کرنا چاہتے ہیں اور اس موقعہ پر جہاں انہوں نے ہر کثیر سے بعض دوستوں کو مدعو کیا ہے وہاں وہ چاہتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ دوست اس تقریب میں شرکت کریں۔

اس موقعہ پر مکرم سیٹھ صاحب موصوف وسیع پیمانہ پر تبلیغی اور تربیتی نقطہ نظر سے ایک احمدیہ کانفرنس بھی آل انڈیا پیمانہ پر منعقد کرانا چاہتے ہیں اور ان کی یہ دلی خواہش ہے کہ اس موقعہ پر ہندوستان کی تمام جماعتوں کی نمائندگی ہو جائے۔ چنت کنٹہ میں قیام و طعام کا انتظام مکرم سیٹھ صاحب موصوف کی طرف سے ہوگا۔

یہ تقریب مورخہ ۸-۹-۱۰ اکتوبر کو چنت کنٹہ میں منعقد ہوں گی۔ سیٹھ صاحب موصوف نے لکھا ہے کہ جو دوست اس تقریب میں شریک ہونا چاہیں وہ مورخہ ۷ اکتوبر کو حیدر آباد پہنچ جائیں۔ ۸ اکتوبر کی صبح کو وہاں سے تمام دوست قافلہ کی صورت میں موٹر کاروں یا بسوں کے ذریعہ سے چنت کنٹہ کے لئے روانہ ہوں گے۔

جو دوست اس سلسلہ میں مکرم سیٹھ صاحب موصوف کے ساتھ خط و کتابت کرنا چاہیں وہ اس پتہ پر کر سکتے ہیں۔

مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب
148 RED HILL
HYDERABAD (ANDHRA)

اُتر پردیش کی صوبائی کانفرنس بمقام رڑکی ضلع سہارنپور

بتاریخ ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۰ء بروز اتوار

اُتر پردیش کی جماعتوں کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال صوبائی کانفرنس رڑکی ضلع سہارنپور میں بتاریخ ۲۵ اکتوبر بروز اتوار منعقد ہوگی۔ یہ مقام تبلیغی لحاظ سے نہایت ہی اہمیت رکھتا ہے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔ مستورات کے لئے بھی انتظام ہوگا احباب مستورات کو بھی ہمراہ لائیں۔

پتہ برائے خط و کتابت
منظاہر حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ
c/o Yaqoob Ahmad
A. 48 Research
Colony
Roorkey
U.P

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

خط و کتابت کے وقت
اپنا ایڈریس خوشخط تحریر فرماویں

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں اب صرف ۳½ ماہ باقی رہ گئے ہیں امید ہے احباب جماعت اس میں شرکت کی تیاری کر رہے ہونگے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اس اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت بخشے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے دوستوں کے لئے فرمائی ہیں۔ آمین۔

چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندوں میں سے ہے جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ یا سالانہ آمد کا $\frac{1}{120}$ حصہ مقرر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اس چندہ کی سو فیصدی وصولی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ازبس ضروری ہے تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بر وقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

جلسہ سالانہ کی مد میں اب تک وصولی پوزیشن کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد جماعتہائے احمدیہ ہندوستان نے تا حال اس چندہ کی ادائیگی کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں دی اور بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی طرف سے ابھی تک اس مد میں کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔

لہٰذا جملہ احباب جماعت و عہدیداران مال کو اور مبلغین صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ تمام عہدیداران مال کو چاہیئے کہ وہ کوشش کر کے چندہ جلسہ سالانہ کی سو فیصدی وصولی فرما دیں تاکہ جلد رقوم مرکز میں بھجوا سکیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احباب جماعت کو اس کی توفیق بخشے آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

بہ مرت خیال فرمائیں

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکا تو وہ پرزہ نایاب ہو چکا ہے آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگولین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

"تار کا پتہ" Auto centre — فون نمبرز 23-1652, 23-5222

(بقیہ صفحہ نمبر ۸)

آپ کھڑے ہوئے اور اکیلے کھڑے ہوئے دین کا احیاء، شریعت کا قیام اور کسر صلیب جیسے اہم کام آپ کے سپرد تھے۔ اس بطلِ جلیل عظیم القدر روحانی فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف صلیبی عقیدہ کو پاش پاش کیا اور دشمنانِ اسلام کے اعتراضات کے دندان شکن جواب دیئے تو دوسری طرف اس خیر امت کی اندرونی اصلاح اور ایمان کو جو اس دنیا سے اُٹھ کر ثریا ستارے پر جا چکا تھا دوبارہ دنیا میں لا اُتارا۔

محترم موصوف نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کے صحیح عقیدوں پر قائم ہے اور تمام اسلامی احکام پر عمل کرنے میں اپنی نجات سمجھتی ہے اب خدا تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے کہ اس جماعت کے ذریعہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت دوبارہ دنیا میں قائم کر دی جائے اور وہ وقت قریب ہے کہ دنیا اسی سایہ دار جھنڈے تلے آکر سکون حاصل کرے گی۔ انشاء اللہ۔

آخر میں مکرم عبد المجید صاحب ٹاک یاڑی پورہ نے محترم صاحبزادہ صاحب، اراکین وفد اور حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ بہت کامیاب رہا۔ قریباً نو صد حاضرین نے اس جلسہ سے استفادہ کیا۔ بارک اللہ فیہ۔